Shalom

سلامتی

فرمودہ از:

ریورنڈ ولیم میریئن برینہم

ناشرین:

پاسٹر جاوید جارج (اینڈ ٹائم میسج بیلیورز منسٹری۔ پاکستان)

سلامتی

1۔ میری نئے سال کی عبادات کا آغاز ہونے جارہا ہے۔جب سے نیا سال شروع ہوا یہ میری پہلی حقیقی مہم ہے۔اوہ، کچھ راتیں میں گھر میں تھا اسکے بعد میں فورٹ ہواچوا کہ (جگہ کا نام) میں تھا۔کیا اب آپ بھی اس کے تلفظ کو ایسے ہی بولتے ہیں؟ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ آپ کیسے ہواچوا کہ کے ہجے،ایچ(H) کے ساتھ کرتے ہیں۔[ٹیپ پر خالی جگہ۔ایڈیٹر]

2۔ ہم حقیقی آئینے جیسا منظر دیکھنے نہیں جارہے۔عقبی آئینہ وہ مقام دکھاتا ہے جہاں آپ کچھ وقت پہلے تھے۔ہم آگے دیکھ رہے ہیں کہ ہم کہاں جارہے ہیں۔سمجھ گئے؟ ماضی کی چیزوں کے بارے پولس نے کہا ہوا تھا''جو چیزیں پیچھے رہ گئیں ان کو بھول کر آگے کی چیزوں کی طرف بڑھتے ہوئے نشان کی طرف دوڑا ہوا جاتا ہوں'' اور ہم یہی کرنا چاہتے ہیں۔جب میں پندرہ سولہ سال پیچھے ایک شخص کو دیکھتا ہوں،اس عرصہ میں بہت سی اچھی بری چیزیں واقع ہوئی ہیں، جب میں پہلی بار فینکس آیا تھا، یہ سب کچھ عدالت میں خدا کے ہاتھوں میں جائے گا۔لیکن آئندہ کے لیے جس چیز پر میری نظر ہے وہ یہ ہے کہ میں آنے والے سال میں وہ سب کچھ کروں گا جو میں خدا کی بادشاہی کے لیے کرسکتا ہوں۔

3۔ اب،آج سہ پہر میں مسیح کی کلیسیا کے لیے نئے سال کا پیغام بیان کرنا چاہتا ہوں اور کل شام کو بیماروں کے لیے دعا کرنا شروع کروں گا۔اور ہم دعائیہ کارڈ تقسیم کریں گے۔۔۔میرا خیال ہے کہ عبادت سات یا ساڑھے سات شروع ہوتی ہے۔بہتر ہوگا کہ ہم آپ کو دعائیہ کارڈ دینے کے لیے چھے یا پونے چھے آجایا کریں تا کہ عبادت کے باقی حصہ میں خلل نہ پڑے۔

4۔ ہم رمادہ کا شکرادا کرنا چاہیں گے جنہوں نے اس کنونشن سے پہلے یہ عمارت مہیا کی۔خداوند ان کو برکت دے۔

5۔ اب،اگر آپ حوالہ جاننا چاہتے ہوں جہاں سے ہم تلاوت کریں گے،تو میں یسعیاہ

60 باب کی پہلی اور دوسری آیت اور زبور 62:1-8 کو تلاوت کروں گا۔

میری جان کو خدا ہی کی آس ہے۔

میری نجات اسی سے ہے۔

وہی اکیلا میری چٹان اور میری نجات ہے

وہی میرا اونچا برج ہے۔

مجھے زیادہ جنبش نہ ہوگی۔

تم کب تک ایسے شخص پر حملہ کرتے رہو گے۔

جو جھکی ہوئی دیوار اور ہلتی باڑ کی مانند ہے۔

تاکہ سب مل کر اسے قتل کرو۔

وہ اس کو اس کے مرتبہ سے گرا دینے ہی کا مشورہ کرتے رہتے ہیں۔

وہ جھوٹ سے خوش ہوتے ہیں۔

وہ اپنے منہ سے تو برکت دیتے ہیں پر دل میں لعنت کرتے ہیں۔(سِلاہ)

اے میری جان، خدا ہی کی آس رکھ۔

کیونکہ اسی سے مجھے امید ہے۔

وہی اکیلا میری چٹان اور میری نجات ہے۔

وہی میرا اونچا برج ہے۔ مجھے جنبش نہ ہوگی۔

میری نجات اور میری شوکت خدا کی طرف سے ہے۔

خدا ہی میری قوت کی چٹان اور میری پناہ ہے۔

اے لوگو! ہر وقت اس پر توکل کرو

اپنے دل کا حال اس کے سامنے کھول دو۔

خدا ہماری پناہ گاہ ہے۔(سِلاہ)

6۔ جس طرح داؤد اسے ''چٹان'' کہتا ہے یہ مجھے پسند ہے۔آپ دیکھ سکتے ہیں کہ وہ کئی بار کہتا ہے کہ'' خداوند میری چٹان ہے''۔کیا آپ کو معلوم ہے کہ بائبل مقدس میں چٹان سے کیا مراد ہے؟ چٹان ایک مکاشفہ ہے۔

7۔ جیسا کہ پطرس نے کہا تھا ''تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے''۔

8۔ اور یسوع نے اس سے کہا تھا'' مبارک ہے تو اے شمعون بریوناہ میں اس چٹان پر اپنی کلیسیا بناؤں گا...... ''یہ بات خدا نے اس پر منکشف کی تھی۔ ''خون اور گوشت نے تجھ پر ظاہر نہیں کیا بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے۔میں اِسی چٹان پر اپنی کلیسیا بناؤں گا''۔

9۔ اور داؤد یہاں چلا رہا ہے کہ'' خدا میری چٹان ہے، میرا مکاشفہ ہے''۔

10۔ اب یسعیاہ 60 باب کی 1 اور 2 آیت:

اُٹھ منور ہو، کیونکہ تیرا نور آ گیا

اور خداوند کا جلال تجھ پر ظاہر ہوا

کیونکہ دیکھ تاریکی زمین پر چھا جائے گی

اور تیرگی امتوں پر، لیکن خداوند تجھ پر طالع ہوگا

اور اس کا جلال تجھ پر نمایاں ہوگا

11۔ آیئے دُعا کریں۔خداوند یسوع، جب ہم اس کلام پر غور کر رہے ہیں، ہم اِس عبادت کو تیرے نام سے کرتے ہیں۔ باپ، ہمیں برکت دے۔ہم یہ سب یسوع کے نام میں مانگتے ہیں۔آمین۔

12۔ آج سہ پہر کا میرا مضمون ایک ہی لفظ'' شالوم'' ہے۔ یہ عبرانی لفظ ہے جس کے معنی ہیں ''سلامتی''۔ یہ سلام بھی ہے، یعنی'' آپ کی سلامتی ہو''، یا خوش آمدید''۔یا ''صبح بخیر'' یا کسی بھی طرح کا سلام۔ بنیادی لفظ جو عبرانی میں مجھے ملا ہے، اس کے بہت سے معانی ہیں، لیکن سب ایک ہی چیز سے متعلق ہیں، اور وہ ہے''امن، سلامتی''۔

13۔ جب ہم اس نئے سال کا سامنا کر رہے ہیں، تو ہمیں روشنی اور تاریکی دونوں کا سامنا ہے۔اب ، ہم دیکھتے ہیں کہ داؤد یہاں کہہ رہا ہے'' خداوند پر توکل کرو۔اس پر بھروسہ کرو''۔ یسعیاہ کہتا ہے'' بہت بڑی تاریکی امتوں پر وارد ہوگی'' لیکن کلیسیا کے لیے اٹھنے اور منور ہونے کی بات کرتا ہے''۔

14۔ ہمیں اس سال کا بھی اسی طرح سامنا ہے جس طرح ہر سال ہوتا ہے، ہم ماضی کی غلطیوں کے لیے معافی چاہیں گے اور مستقبل کے لیے ہم مسیح کے جلالی نور کی طرف دیکھ رہے ہیں۔اس میں شک نہیں کہ اگر ہم اس سال زندہ رہے تو ہم بہت سی غلطیوں کو دیکھیں گے جو ہم سے سرزد ہوتی ہیں۔اور ہم محض اس بات کی توقع کرتے ہیں کہ انکے فوائد ونقصانات بھی ہوتے ہیں۔اسی متوسط قانون کے تحت ہم اس جسم میں زندگی گزار رہے ہیں۔لیکن ہم خوش ہیں کہ ہمارا ایک درمیانی ہے جو خدا کی دہنی طرف بیٹھا ہے اور ہماری شفاعت کرتا ہے۔جب ہم اپنی غلطیوں کو تسلیم کرنے کے لیے رضامند ہوں تو وہ ہمیں معاف کر دیتا ہے۔ وہ ہماری خطاؤں کو معاف کرنے کے لیے فضل اور رحم سے بھرا ہے۔

15۔ پہلے میں اس بڑی تاریکی پر بولنا چاہتا ہوں، کیونکہ یہ اس وقت دُنیا میں موجود ہے اور روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا ہر سال تاریک سے تاریک تر ہوتی جا رہی ہے، اس لیے کہ وہ تاریکی میں ٹٹول رہے ہیں، میں روحانی اعتبار سے بات کر رہا ہوں۔ گناہ اور بڑھ جاتا ہے۔ہم موجودہ حالات سے گزر رہے ہیں۔یعنی جیسے صدر کا قتل ہوا ہے اور ہمارے پورے ملک میں قتل وغارت ہو رہی ہے ہم یہ سوچ نہیں سکتے تھے کہ جدید تہذیب میں ایسا ہوگا مگر ہو رہا ہے کیونکہ بڑی تاریکی لوگوں پر چھائی ہوئی ہے۔اب جو نور کی طرف نہیں آئیں گے،ان کے لیے میں ایک ہی بات کہہ سکتا ہوں کہ گزرتے سال کے ساتھ وہ تاریکی میں مزید گم ہوتے چلے جائیں گے۔

16۔ لیکن وہ جو نور کی طرف آ جائیں گے، وہ روشن سے روشن تر ہوتے جائیں گے، اس

کامل دن تک جس کے ہم متلاشی ہیں، جب وہ خود آئے گا اور تمام تاریکیاں مٹ جائیں گی۔اور یہی سبب ہے کہ میں زندہ خدا کی کلیسیا کو ''شالوم'' کہنا چاہتا ہوں، یعنی'' آپ کے لیے سلامتی ہے''،اس لیے کہ ہم اس کا نور ہیں۔یسوع نے کہا تھا''تم دنیا کے نور ہو''۔

17۔ اب، نبی نے کہا تھا'' بڑی تاریکی امتوں پر چھا جائے گی''۔دُنیا کے لوگوں پر گہری تاریکی چھا جائے گی۔

18۔ وہ مرد و خواتین جو میری عمر کے ہیں، کیا آپ نے غور کیا ہے کہ ہر سال یوں دکھائی دیتا ہے کہ تاریکی زیادہ سے زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔اگلے روز میں اپنی اہلیہ سے بات کر رہا تھا'' کہ آپ جانتی ہیں کہ ایسے لگ رہا تھا، جیسے جیسے سال گزرتے جا رہے ہیں،لوگ اس حقیقی چیز سے دور سے دور تر ہوتے جا رہے ہیں جس کے انہیں قریب سے قریب تر آنا چاہیے''۔

19۔ میں نے مردوں میں یہ ملاحظہ کیا ہے۔گلیوں بازاروں میں دیکھیے، زیادہ تر عورتوں،ان کی خواہشات کو دیکھیے کہ وہ کیا کرنا پسند کرتے ہیں، وہ ہر وقت اپنے طریقے بدلتے رہتے ہیں۔مرد بہت حد تک عورتوں جیسے بنتے جا رہے ہیں اور عورتیں بہت حد تک مردوں جیسی بنتی جا رہی ہیں اور یوں دکھائی دیتا ہے کہ اسے روکنے کا کوئی طریقہ نہیں۔میں پورے ملک میں جاتا ہوں اور ان چیزوں کے خلاف منادی کرتا ہوں، لیکن جب میں اگلے سال کسی مقام پر جاتا ہوں تو یہ پہلے کی نسبت اور بدتر ہو چکا ہوتا ہے۔وہ لوگ اچھا کرنا چاہتے ہیں، لیکن ایک ایسی چیز ہے جو انہیں ایسا کرنے نہیں دے گی۔یہ ان کو دباتی جاتی ہے، انہیں مجبور کرتی ہے۔یہ گہری تاریکی یا دُھند کی مانند ہے جو تمام روئے زمین پر چھائی ہوئی ہے۔صرف فینکس میں ہی نہیں، بلکہ تمام دُنیا میں ہی ایسے دکھائی دے رہا ہے کہ ایک بڑھتی ہوئی تاریکی مسلسل گہری سے گہری ہوتی جا رہی ہے اور لوگوں کے اندر سے حقیقی مردانگی اور حقیقی نسوانیت نکلتی جا رہی ہے۔میں جسمانی پہلو کی بات کر رہا ہوں۔

20۔ ایسے لگ رہا ہے کہ یہ چیز گرجا گھروں میں مسلسل بڑھتی جا رہی ہے۔اور پھر جب آپ

اس کے خلاف کھڑے ہوں اور کچھ کہیں، تو وہ ایسا کرنے پر آپ کو مجرم ٹھہرائیں گے۔آپ اسے آتا دیکھ سکتے ہیں، لیکن جب آپ اس کے خلاف بولتے ہیں، تو کوئی اس کا غلط مطلب سمجھ لیتا ہے۔بعض اوقات مرد اور بعض اوقات خواتین اس کا غلط مطلب سمجھ لیتے ہیں اور غلط رویہ اختیار کر لیتے ہیں۔

21۔ بعض اوقات بڑے اچھے افراد مذہبی عہدوں پر ہوتے ہیں ان چیزوں کو برداشت کرتے رہتے ہیں، کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کریں تو انہیں رابطہ سے باہر کر دیا جائیگا اور پھر وہ اپنے ذمہ دار خود ہوں گے اور اگر ایک بار وہ لوگوں کے کسی ایک گروہ سے خارج ہو جائیں تو وہ اور کسی کے ساتھ شامل نہ ہوسکیں گے، کیونکہ اگر وہ کسی اور کے ساتھ ملیں گے، اور انہیں معلوم ہوگا کہ پہلے وہ کسی اور کے ساتھ منسلک تھے تو پھر وہ اُن سے پوچھیں گے ’’وہاں کیا ہوا تھا؟‘‘ پھر یا تو آپ کو اپنی غلطیوں کے ساتھ کھڑے رہنا ہوگا، یا اُن کا انکار کرنا ہوگا، یا پھر تنہا رہنا ہوگا۔پس یہ لوگوں کے لیے بہت مشکل پیدا کر دیتا ہے۔

22۔ اور ایسا وقت آ گیا ہے کہ مرد اب اس طرح کے نظر نہیں آ رہے جیسا اُن کو ہونا چاہیے۔ حتیٰ کہ اگر ہم روحانی سے جسمانی پہلو کی طرف بھی آئیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ مرد گلابی رنگ کے ویلوٹ کے جوتے پہننے اور ایسے تمام کام کرنے لگ گئے ہیں جن سے نظر آتا ہے کہ وہ اب بہت حد تک عورتوں جیسے ہو گئے ہیں۔عورتیں سگریٹ پینے لگ گئی ہیں، بلکہ اب تو سگار تک نوبت آ گئی ہے اور وہ اپنے بال کاٹ کر مردوں جیسے بنا رہی ہیں اور یوں نظر آ رہا ہے کہ عورتوں کی نسوانیت کہیں کھو سی گئی ہے۔مردوں کی مردانگی غائب ہوگئی ہے اور جو کچھ اُن کے بارے سوچا جا سکتا ہے وہ دوسری طرف بہت بڑی برائی ہے۔

23۔ میرا خیال ہے کہ اب وہی حالت ہے جیسے ابتدا میں ہوئی تھی، کہ ہر شخص کے دل کے خیالات برے ہوگئے ہیں۔ہمارے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگرام بغیر چھان بین کے آ رہے ہیں۔مرد جو کچھ چاہیں بول سکتے ہیں، حتیٰ کہ وہ قسمیں کھاتے ہیں، اور گندے غلیظ لطیفے بھی سنتے

سناتے ہیں، یعنی سادگی سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ ایسے تمام کام کر رہے ہیں جو شراب خانے میں بھی نہیں ہونے چاہئیں جبکہ وہ ان کاموں کو ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر کر رہے ہیں اور ان کو براہِ راست لوگوں کے گھروں کے اندر پہنچا رہے ہیں۔ ایسے لگ رہا ہے کہ اُس بڑی تاریکی نے سب چیزوں کو لپیٹ میں لے لیا ہے۔ پوری دُنیا آلودگی کا شکار ہوگئی ہے۔

24۔ میں نے کئی سالوں سے ایک معیار پر رہنے کی کوشش کی ہے، جو کہ خدا کا کلام ہے اور آنے والے سال کے لیے میرا پختہ ارادہ ہے کہ میں اس معیار کو اپنی گذشتہ زندگی کی نسبت اور بھی زیادہ بڑھاؤں گا۔ یعنی بالکل ٹھیک کلام کے ساتھ کھڑا رہوں گا۔ اب، اگر کوئی یہ خیال کر رہا ہو کہ میں بہتر نظر آنے کے لیے ایسا کر رہا ہوں، تو میرے بھائی، بہن، آپ یقیناً غلطی پر ہیں۔ میں یہ اس لیے کر رہا ہو کیونکہ یہ میرا فریضہ ہے۔ میں کلام کے ساتھ کھڑا رہنے کا پابند ہوں۔ کوئی اور اس کی کسی دوسرے انداز میں تشریح کر کے اسے بیان کر سکتا ہے، مگر میں ایسا نہیں کر سکتا۔ میں صرف ایک ہی زبان جانتا ہوں۔ یعنی جو یہاں لکھا ہے، اس کا وہی مطلب ہے جیسے یہ کہتا ہے۔

25۔ اب تقریباً تین سال ہو گئے ہیں جب میرے اپنے گرجا گھر میں روح القدس نے مجھ سے کہا تھا کہ ''ٹیوسان کو جا، وہاں تیرا انتظار ہو رہا ہے۔ میں اِسی سٹیج پر کھڑا تھا اور میں نے آپ سب کو بتایا تھا'' خداوند یوں فرماتا ہے، کچھ واقع ہونے کو ہے''۔ غالباً سینکڑوں لوگ اِس وقت موجود ہیں جو یہ جانتے ہیں۔ میں نے آپ کو بتا دیا تھا کہ میں نے کیا دیکھا تھا۔ یہ بات، '' جناب، یہ کون سا وقت ہے؟'' والے پیغام میں ریکارڈ ہے۔ میں نے فرشتوں کا ایک جھرمٹ دیکھا جو ایک مخروط کی شکل میں ٹیوسان کے شمال کی طرف اترا۔ انہوں نے مجھ سے کچھ کہا جو مجھے معلوم نہیں۔ اور ایک دن جب میں وہاں تھا...... تب جو افراد میرے ساتھ تھے اُن میں سے دو اس وقت یہاں موجود ہیں، جب یہ واقع ہوا۔

26۔ لوگوں نے آسمان پر اس کی تصویر بھی لی۔ یہ ایک میگزین میں شائع ہوئی۔ میرا خیال ہے کہ میرے پاس اس کی کوئی کاپی ہوگی۔ ہاں جی ہے۔ یہ رہی۔ آپ اسے ''لائف'' میگزین کی

اس کا پی میں دیکھ سکتے ہیں۔ یہ اُسی طرح واقع ہوا، جیسے روح القدس نے فرمایا تھا۔

27۔ اور وہ سات فرشتے اس طرح حقیقی طور پر کھڑے تھے جیسے میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں اور انہوں نے مجھے گھر واپس جانے کو کہا، کیونکہ بائبل مقدس کے وہ بھید سات مہروں کے اندر پوشیدہ ہیں، جن کو تمام زمانوں میں اصلاح کار سمجھنے سے قاصر رہے ہیں، کھولے جائیں گے۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ کوئی بھی شخص ان مہروں کے اندر جا کر دیکھے، اور ان میں کوئی غلطی نکال کر دکھائے۔ سمجھ گئے؟ اس لیے کہ یہ خدا کی تحریک سے دیئے گئے ہیں۔

28۔ اس کے علاوہ میں نے سات کلیسیائی زمانوں پر بھی منادی کی۔ اور پھر گرجا گھر میں تختہ سیاہ پر ان کا نقشہ بھی کھینچا۔

29۔ میری تعلیم، یہاں پر میں کوئی تعلیم بیان نہیں کر رہا، بالکل نہیں بلکہ صرف عظیم بشارتی بنیادوں پر منادی کر رہا ہوں۔ کیونکہ میں ایسے بھائیوں کے درمیان ہوں جو ہوسکتا ہے کہ میرے ساتھ اتفاق نہ کریں اور میں نہیں چاہتا کہ ایسی باتیں میں یہاں پر موجود لوگوں کے سامنے لے کر آؤں۔ میں محض کلامِ مقدس کی بنیادی سچائیوں پر ٹھہرنے کی کوشش کرتا ہوں، جن پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن میرے اپنے گرجا گھر میں ان کو ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ اگر آپ چاہیں تو یہ ٹیپ حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کا پاسبان پسند نہیں کرتا تو آپ ان کو نہ لیں۔ سمجھے، یہ آپ کے اوپر منحصر ہے۔

30۔ لیکن سات کلیسیائی زمانوں پر منادی کرتے ہوئے اور خدا سے تصدیق حاصل کرتے ہوئے، میں نے گرجا گھر میں تختہ سیاہ پر نقشہ کھینچا کہ کس طرح تاریکی نقابیہ کے ذریعہ کلیسیا کے اندر آئی اور کلیسیاؤں کے فرشتوں یعنی پیامبروں کا بیان کیا۔ اسے درست ہونا چاہیے تھا، کیونکہ جب میں نے آخری کلیسیا کے بارے میں اتوار کے روز دن گیارہ بجے بیان کیا، وہ عظیم روشنی گرجا گھر کے اندر آئی جہاں تقریباً اتنے ہی لوگ بیٹھے تھے جتنے اس وقت یہاں بیٹھے ہیں، اور سب لوگوں کے دیکھتے ہوئے دیوار پر جھلکنے لگی اور کلیسیائی زمانوں کا نقشہ بعین اُسی طرح دیوار پر بنا دیا

جس طرح میں نے تختہ سیاہ پر بنایا تھا۔اب یہاں سینکڑوں گواہیاں موجود ہیں جو اس بات کا ثبوت دیں سکتے ہیں۔۔۔

31۔ ہم دیکھتے ہیں کہ خدا زمین پر کام کرنے سے قبل اسے آسمان پر دکھاتا ہے۔جس طرح مجوسیوں نے ستارے کی پیروی کی اور اس طرح کے دیگر معاملات پہلے آسمانی نشان ظاہر ہوتا ہے، پھر اُسے زمین پر ظاہر کیا جاتا ہے۔خدا نشانات اور عجائبات کے ذریعے کام کرتا ہے۔یہ ہر جگہ ایمانداروں کے ساتھ رہتے ہیں۔یہودی ہمیشہ کسی نشان کی تلاش میں رہتے تھے اس لیے کہ وہ خدا کے چنے ہوئے لوگ تھے اور وہ نشان تلاش کرتے تھے۔''ہمیں کوئی نشان دکھا اور ہم تجھ پر ایمان لے آئیں گے'' اور جب دانشور یعنی مجوسی مسیح کی پیدائش کے بارے میں اپنی کہانی لے کر آئے، عین نیا سال......

32۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ چاند بائبل مقدس میں کلیسیا کا اظہار کرتا ہے۔یہ سورج کی غیر موجودگی میں زمین پر روشنی ڈالتا ہے۔مکاشفہ 12 باب اس کی وضاحت کرتا ہے، جہاں عورت کے سر پر سورج اور پاؤں کے نیچے چاند تھا۔سورج کی غیر موجودگی میں، جب سورج زمین کی دوسری طرف چلا جاتا ہے، چاند سورج کی روشنی منعکس کر کے زمین پر ڈالتا ہے۔کلیسیا بھی خدا کے بیٹے کی غیر موجودگی میں یسوع مسیح کی روشنی ہے ہم سب اس پر ایمان رکھتے ہیں۔یہ عجیب بات ہے، بہت بڑا فرق ہے۔

33۔ مگر 1933 م میں پوپ کے بارے میں میں نے بیان کیا تھا کہ وہ اپنے مقام یعنی روم سے نکلے گا اور مقدس سرزمین کا دورہ کرے گا۔وہ یہاں بھی آئے گا۔اور عجیب بات یہ ہوئی کہ قبل اس کے کہ وہ تاریخ میں پہلی بار روم سے باہر آئے۔چاند نیچے آیا اور مکمل گرہن کا شکار ہوگیا۔بالکل ایسا ہوا، مگر یہ کیا تھا؟ سورج کی منعکس ہونے والی روشنی پر سایہ آ گیا۔اسی وقت اس نے آرتھوڈکس فادر سے بھی بات چیت کی، اور ان کے درمیان معاہدہ ہوگیا،''پوپ یہ رفاقت، یعنی بہتر ہمسائیگی کی رفاقت کے لیے ایسا کر رہا ہے''۔یہ جسمانی کان کو تو اعلیٰ ترین کام سنائی دیتا ہے۔لیکن

روحانی کان کے لیے یہ تاریکی ہے۔ اوراب ہم پرسبٹرین ،میتھوڈسٹ، بپٹسٹ ،اور پنتی کاسٹل کلیسیائیں جو جانتی ہیں کہ بائبل مقدس ہمیں اس سے مختلف سکھاتی ہے،اگرکبھی ایسی کسی کھچڑی میں شامل ہو جائیں۔ یہ میرے لیے باعث حیرت ہے کہ روح سے معمور اشخاص کیونکر کچھ مقامات پر موجود ہوکر کہہ سکتے ہیں ''ایسے مقام پر آجانا روحانی کام دکھائی دیتا ہے''۔ میرے لیے تو یہ ہولناک ہے۔

34۔ میرا خیال ہے کہ آپ لوگوں نے یہاں فینکس میں بھی انہیں حاصل کیا ہوگا۔ یہاں کتنے لوگ ہیں جنہوں نے مجھے کلیسیائی زمانوں کا نقشہ کھینچے دیکھ رکھا ہے؟ اپنے ہاتھ بلند کریں۔ کیا آپ نے دیکھا تھا کہ خداوند نے ان کا نقشہ اگلی رات آسمانوں پر کس طرح بنایا تھا؟ یہ بالکل اسی طرح تھا جس طرح گرجا گھر میں، میں نے بنایا تھا۔ تین سال پہلے جس طرح روح القدس نے اپنی تحریک کے وسیلے مجھے دکھایا تھا،بعین اُسی طرح مکمل طور پر یہ آسمانوں پر بنا۔'' دو یا تین گواہوں کے منہ سے ہر ایک بات سچ ثابت ہوجاتی ہے۔'' پہلے روح القدس نے مجھے تحریک بخشی اور میں نے وہ نقشہ سٹیج پر کھینچا۔ پھر وہ خود نیچے آیا اور اسے ثابت کیا، جیسے جیسے چانداور روشنی دُور ہوتے گئے۔ اس لودیکیائی تک سب کچھ مکمل تاریکی میں چلا گیا۔ اور یہاں وہ نیچے آیا اور اسے چاند کے ذریعے ظاہر کیا۔ یعنی عین اس وقت جب کلیسیائیں ایک اتحاد میں جڑنے جارہی ہیں۔

35۔ حیرت کی بات نہیں کہ۔ یسعیاہ نے کہا تھا'' بہت بڑی تاریکی ان لوگوں پر چھا گئی ہے''۔

36۔ میں جانتا ہوں کہ تنظیموں کے خلاف بولنا غیر مقبول ہے،مگر یہ حیوان کا نشان ہے۔ یہی چیز ہے جو ہمیں اس کے اندر لے جارہی ہے۔ یہ حیوان کا بت بنایا جارہا ہے۔ میں یہ غصہ کے سبب نہیں کہہ رہا۔ میں یہ اس لیے کہہ رہا ہوں بھائیو، کیونکہ یہ سچ ہے۔ وہ دن آئے گا جب فینکس اٹھے گا۔ شاید تب میں گزر چکا ہوں گا،مگر آپ جان جائیں گے کہ یہ'' خداوند یوں فرماتا ہے'' تھا۔ یہ سچ ہے۔ عظیم روح القدس نے کس طرح ان پیغامات کو ہمیشہ عیاں کیا ہے اوران میں سے کبھی کوئی

ایک بار بھی ناکام نہیں ہوا۔ پھر ہم تاریکی میں کیوں ٹٹول رہے ہیں؟ لوگ کیوں بیدار نہیں ہو رہے، اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے؟ انہی دنوں میں سے کسی روز بہت دیر ہو چکی ہو گی جب آپ حیوان کا نشان لے چکے ہوں گے، اور پھر اس کے بعد آپ کبھی کچھ نہ کر سکیں گے، اُس سسٹم کا نشان لے کر آپ اُس میں پھنس چکے ہوں گے۔

37۔ آپ مسیح کے پاس کیوں نہیں آتے، اور یسوع مسیح کی انجیل کی روشنی اور مُردوں میں سے جی اٹھنے کی قدرت سے بھرپور کیوں نہیں ہوتے جاتے، جو آپ کو آزاد کر سکتی ہے، اور آپ کو ایسا چراغ بنا سکتی ہے جو پہاڑ پر رکھا ہو؟ خواہ تاریکی جتنی بھی زیادہ ہو جائے، کہئے ''ہم ایسا کیوں کریں''؟ دیگر سب لوگ...... سنئے، اس کو روشن کرنے کا وقت اب ہی ہے جب کہ تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ روشنی کے چمکنے کا وہی وقت ہوتا ہے جب اردگرد تاریکی ہو۔ ہمیں روشنی کو وہیں ظاہر کرنا چاہیے جہاں تاریکی ہو۔

38۔ نبی کہتا ہے ''گہری تاریکی اُمتوں پر چھا جائیگی'' اور یہ یقیناً سچائی ہے۔

39۔ اب، ہمیں معلوم ہو چکا کہ چاند کو کس کی روشنی منعکس کرنا ہے۔ خدا نے پہلے اسے تختہ سیاہ پر دکھایا، اس کے بعد اپنی حضوری سے اور پھر آسمان پر نشان دکھا کر ظاہر کیا اور پھر اُس وقت جب پوپ روم سے نکل کر فلسطین گیا اور عام آنکھیں رکھنے والے منہ کے بل زمین پر گرے اور ایک انسان کی پرستش کی۔ میں اس سے زیادہ اس کے خلاف کیا ہو سکتا ہوں کہ اگر مجھے واحد خادم بھی ہونا پڑے جو کبھی اس کے ساتھ اتحاد نہ کرے گا۔ یہ بالکل وہی روح ہے۔

40۔ ایسے لگتا ہے کہ تاریکی لوگوں پر اس طرح چھا گئی ہے کہ وہ اب صرف ایک ہی بات جانتے ہیں، یعنی گرجا گھر جانا اور بہت اچھا انسان نظر آنا، نام رجسٹر میں درج کروانا، اور کسی پر اسرار چیز پر ایمان رکھنا، کہ ''جب آپ فوت ہوں گے تو خدا کوئی چابی گھمائے گا اور جو روح آپ کے اندر ہے اُسے تبدیل کر کے اپنے لیے بنا لے گا''۔ آپ غلطی پر ہیں۔ جب آپ مریں گے، جب جیسی روح آپ کے اندر ہوگی۔ آپ ہمیشہ ویسے ہی رہیں گے۔ یاد رکھئے، فریسی، صدوقی،

وغیرہ بہت مذہبی لوگ تھے۔

41۔ خدا غیور ہے۔ وہ غیور ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اُس کی بیوی پاکدامن ہو۔ خدا چاہتا ہے کہ وہ کنواری، پاکدامن، دنیا کی تمام چیزوں سے مبّرا، سراسر اُس کا کلام اور اس کے وجود کا حصہ ہو۔ ہمیں کلام کا حصہ ہونا چاہیے، نہ کسی عقیدے کا حصہ، کلام کا حصہ ہونا چاہیے نہ کہ کسی گرجا گھر کا حصہ، بلکہ دلہن کا حصہ ہوں۔ ہم جانتے ہیں کہ کلیسیا کو مجرم ٹھہرایا گیا ہے۔ وہ باہر اندھیرے میں ڈالی جائے گی۔ جبکہ دلہن اوپر اٹھالی جائے گی۔

42۔ اب، اگر لوگ چند لمحات کے لیے بیدار ہو جائیں اور محسوس کریں کہ بڑی چیز کیا ہے۔ یہ تکبر ہے جو ایسا کرتا ہے۔ یہ لوگ جو باقی دُنیا کی طرح بننا چاہتے ہیں۔ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ آپ دُنیا کے نہیں ہیں۔ کیا آپ خیال کر سکتے ہیں کہ اگر کوئی عورت تابوت میں پڑی ہو تو کیا وہ سوچے گی کہ اُس نے اپنے بالوں کو رنگ چڑھا رکھا ہے یا نہیں، یا آپ اُسے جو نام بھی دینا چاہیں۔ کیا وہ عورت یا مرد جو تابوت میں پڑا ہو، یہ سوچ سکتا ہے کہ اُس نے کس طرح کا لباس پہن رکھا ہے؟ وہ ایسا نہیں کریں گے۔

43۔ یہی سبب ہے کہ آج ہمارے پاس بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو ہم نے اپنے ہمسایوں، ہالی ووڈ اداکاروں یا کسی فیشن، یا اس طرح کی اور کسی چیز سے نقل کی ہیں، وجہ یہ ہے کہ ابھی ہم پوری طرح مسیح اور اُس کے کلام میں مرے نہیں ہیں، کلیسیاؤں کے ساتھ یہی معاملہ ہے۔ ہم تاریکی میں ہیں، تاریکی میں ٹٹول رہے ہیں۔ نبی نے کہا تھا ''ایک بڑی تاریکی اُمتوں میں چھا جائے گی''۔

44۔ لوگوں پر اب گہری تاریکی چھائی ہوئی ہے، اس ساری صورتحال کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ جب دنیا...... چاند کو کس نے گہنا دیا، ایسا اس لیے ہوا کہ زمین سورج کے سائے میں آگئی، جو زمین پر اپنی روشنی ڈال رہا تھا۔ دنیا سائے میں چلی گئی۔ کلیسیا کے ساتھ یہی مسئلہ ہے۔ پریسبٹرین، میتھوڈسٹ، پنتی کاسٹل، لوگوں کے ساتھ یہی مسئلہ ہے۔ یہ مسئلہ ہم سب کے

ساتھ ہے۔ ہمیں جس روشنی کو منعکس کرنا ہے، دنیا اُسے بند کرتی ہے۔ یہ اس کے گرد منڈلاتی اور اس کے اندر گھس آتی ہے، اور جب یہ ایک دوسرے کے پاس سے گزرتی ہیں تو یہ اپنا تاریک سایہ اس پر گراتی ہے۔

45۔ دنیا تنظیم کے نام پر، یا کسی عقیدے کے نام پر کلیسیا کے اندر آ گئی ہے۔ اور ہم مذہبی اور یہ کچھ اور وہ، کچھ بن گئے ہیں۔ تاہم یسوع مسیح کی مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی قدرت کا انکار کرتی ہے جس کا آج کے زمانے کے لیے وعدہ کیا گیا تھا کہ اس کے وسیلہ خدا کا کلام ظاہر کیا جائے۔ روشنی صرف خدا کے کلام کے ذریعے آسکتی ہیں۔ یہ ہم سب جانتے ہیں۔ خدا نے ابتدا میں کہا تھا ''روشنی ہو جا'' اور روشنی ہوگئی۔ جو کلام اُس پر بول کر کیا تھا، وہی روشنی کی صورت میں ظاہر ہوا تھا۔

46۔ اندھیرا اور تاریکی چھا گئی، سورج کی چاند پر پڑنے والی روشنی کے راستہ میں دُنیا آ گئی اور چاند کو تاریک کر دیا۔ بالکل یہی کچھ فطری طور پر، یا پھر روحانی طور پر ہوا۔ جو کچھ فطرت میں ظاہری طور پر ہوا، ہمیں پیشگی دکھایا اور بتایا گیا، عین وہی کچھ وقوع میں آیا۔

47۔ اب، آپ دیکھتے ہیں کہ آخر میں کیا ہوگا۔ آپ جو کم عمر لوگ ہیں، اگر آپ کوئی تین چار سال اور زندہ رہے، آپ زیادہ بڑے نہ ہو پائیں گے کہ آپ اسے پورا ہوتا دیکھ لیں گے۔

48۔ اب، چاند یعنی ہم لودیکیائی زمانہ میں ہیں۔ تمام زمانوں کی نسبت، لودیکیہ کا زمانہ سب سے زیادہ نیم گرم ہے، جس میں مسیح کلیسیا سے باہر ہے۔ بائبل پڑھنے والا ہر شخص یہ جانتا ہے۔ مکاشفہ 3 باب میں وہ کلیسیا سے باہر تھا اور دوبارہ اندر آنے کا راستہ تلاش کر رہا تھا اور یہ کہیں نہیں کہا گیا کہ وہ ایسا کر سکا۔ ''وہ جن جن کو عزیز رکھتا ہے، انہیں ملامت اور تنبیہ کرتا ہے''۔ پیغام اُن سب کو ملامت اور تنبیہ کرے گا جن سے وہ محبت رکھتا ہے۔ اب وہ اندر آنے کے لیے دستک دے رہا تھا، تاریکی نے دروازہ بند کر دیا تھا اور عین یہی واقع ہوا ہے۔ روشنی جو منوّر ہی ہے، جلد ہی مکمل طور پر ختم ہو جائے گی۔ یہ سب کچھ مل کر حیوان کا بت بنائے گا۔ اور ہم جانتے ہیں کہ اُس کا کیا مطلب ہے، وہ

آخری وقت ہوگا۔

49۔ خدا نے ابتدا میں روشنی کو تاریکی سے جدا کیا، اوراب وہ دوبارہ یہی کررہا ہے۔ خدا روشنی کو تاریکی سے الگ کرتا ہے۔ ابتدا میں، اُس نے فرمایا ''روشنی ہو جا''۔ اب، یادرکھئے گا کہ خدا کے کلام سے باہر کوئی روشنی نہیں۔ سورج بھی خدا کے کلام کا مظہر ہے۔ زمین کے اوپر بے حد تاریکی، دھند اور غبار تھا، اور خدا نے فرمایا ''روشنی ہو جا''۔ اب، اگر کوئی روشنی ظاہر نہ ہوتی تو کیا ہوتا؟ تب اُس کے فرمانے کا کچھ فائدہ نہ ہوتا۔ لیکن جب اُس نے فرمایا ''روشنی ہو جا'' اور روشنی وجود میں آ گئی، تو ظاہر ہو گیا کہ اُس کا کلام درست تھا۔ اُسی روشنی سے آج ہم زندہ ہیں۔

50۔ اور صرف ایک ہی روشنی جسے ہم آج کلیسیا میں رکھ سکتے ہیں، خدا کی وہ روشنی ہے جسے خدا اِس پشت کے لیے ظاہر کرے۔

51۔ ہر پشت کے دنوں میں بہت کچھ ہوا۔ ہم سب یہ جانتے ہیں۔ انبیاء منظر پر آئے۔ خدا کا کلام اُن کے پاس آیا، وہ اسے سمجھتے تھے۔ پرانے عہد نامہ میں ''غیب بین'' کا مطلب ہے، ''وہ شخص جس پر خدا کا کلام ظاہر کیا جائے'' اور ان کو یہ کیونکر معلوم ہوتا تھا۔ اس لیے کہ وہ آئندہ کی باتوں کو پہلے جان لیتے تھے۔ خداوند کا کلام ہر زمانہ میں اُن کے پاس آتا رہا۔

52۔ یسوع نے یوحنا کے بارے میں کہا تھا ''وہ کچھ وقت کے لیے روشنی دینے کے لیے آیا تھا''۔ کیوں؟ یسعیاہ نے اُس کے پیدا ہونے سے سات سو بارہ سال پیشتر کہہ دیا تھا''۔ بیابان میں پکارنے والی کی آواز آتی ہے''۔ ملاکی تیسرے باب میں کہا تھا ''دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے راہ درست کریگا''۔ دیکھئے، یوحنا اس کلام کا اظہار تھا، یعنی وہ کلام جس کا اُس زمانہ کے لیے وعدہ کیا تھا۔ وہ روشنی تھا، اس لیے کہ وہ اُسی کے کلام کے پورا ہونے کا باعث بن رہا تھا جو خدا نے اُس کی بابت فرما رکھا تھا۔

53۔ اور جب یسوع کے بارے یوحنا نے کہا ''اب مجھے بجھتے جانا چاہیے، تاکہ وہ منّور ہوتا جائے''۔ اور وہ نور تھا۔ تمام زمانوں کے دوران، خدا نے کس طرح آنے والے وقت کے

بارے۔

54۔ وہ مذہبی راہنما اِسے دیکھنے میں کیونکر نا کام رہے؟ وہ کس کے لیے نا کام ہوئے؟ فریسی اور صدوقی اِسے سمجھنے سے کیوں قاصر رہے؟ اُس نے کہا تم ”کتابِ مقدس میں ڈھونڈتے ہو، کیونکہ تم سمجھتے ہو کہ تمہیں اُس میں ہمیشہ کی زندگی ملتی ہے، اور یہ وہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے“۔ بھائیو، وہ اسے دیکھنے میں کیوں نا کام رہے؟ ایسا اس لیے ہوا کیونکہ یہ نبوت کی گئی تھی کہ وہ ایسا کریں گے۔

55۔ آج بھی ایسا ہی ہے۔ اُمتوں پر وہ بڑی تاریکی چھائی جارہی ہے اور ہم یہاں موجود ہیں۔ خدا نے اس دن کے لیے اپنے کلام کے ظاہر ہونے کو مقرر کر رکھا ہے۔ اور ہمارے پاس یہی واحد روشنی ہے۔ اور خدا اپنے کلام کو منکشف کرنے کے لیے کسی شخص کو استعمال کرے گا۔ کسی آدمی کو یہ کام کرنا ہوگا۔ خدا نے اِس کا وعدہ کیا تھا، اور وہ اسی طرح سے کام کرتا ہے جس طرح اُس نے ہمیشہ کیا۔

56۔ اُس نے اپنے کام کا طریقہ کبھی تبدیل نہیں کیا۔ وہ نبوت کے ذریعے بتا دیتا ہے کہ وہ کیا کرے گا، پھر وہ کسی کو بھیجتا ہے اور اس کلام کو عیاں کرتا ہے۔ مگر یہ لاکھوں لوگوں کے اوپر سے گزر جاتا ہے، کیونکہ تب تک تاریکی نے زمین کو ڈھانپ لیا ہوتا ہے اور لوگ روشنی کی نسبت تاریکی کو زیادہ پسند کرتے ہیں، اس لیے کہ تاریکی میں لذتیں بہت زیادہ ہیں۔

57۔ زیادہ عرصہ نہیں ہوا جب میں نے ہالی ووڈ کا ایک ڈرامہ دیکھا، جس میں کہا گیا تھا کہ ”زندگی اُس وقت شروع ہوتی ہے جب سورج ڈوب جاتا ہے“۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب موت واقع ہو جاتی ہے۔ یہ تمام نائٹ کلب اور تمام مقامات جہاں وہ سمجھتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں، وہاں مر رہے ہیں۔

58۔ خدا نے ابتدا میں روشنی کو تاریکی سے جدا کیا۔ اُس نے ہمیشہ ایسا ہی کیا ہے۔ خدا کیا کرتا ہے؟ آگے بڑھتی روشنی کے ساتھ وہ تاریکی کو زمین کے دوسری جانب دھکیل دیتا ہے۔

59۔ اور بعین یہی اب بھی ہونے جا رہا ہے۔ یہ پو پھٹنے کا وقت ہے۔ صبح کا ستارہ آنے والی صبح کو خوش آمدید کہنے کے لیے آچکا ہے اور روح القدس اپنی روشنی دکھا رہا ہے۔ وقت آرہا ہے جب

روشنی اور تاریکی کو ایک دوسرے سے جدا ہونا ہوگا۔کلیسیا اور اس کی ترتیب اس دن کی ترتیب کو حاصل کرلے گی اور مسیح اور اس کا موعودہ نورِ کلام آسمان پر اٹھالیا جائے گا۔اُن کے کرنے کے لیے یہی کام باقی رہ گیا ہے۔ یہ ایک دن ہے۔آج ایک نئے دن کا آغاز ہے، اُن بہت لوگوں کے لئے جو اُس کی آمد کے منتظر ہیں۔

60۔ آج بھی بہت سے اچھے مخلص لوگ اپنے دل جلا رہے ہیں۔ بہت سے اچھے لوگ یوسف اور مریم کی طرح ہیں۔ وہ عید سے واپس آرہے تھے اور انہوں نے یسوع کو کھودیا۔آج بھی بہت سے لوگ اِسی طرح کرتے ہیں، وہ خیال کرتے ہیں کہ یسوع اُن کے ساتھ ہے۔اب، میں یہ تھوڑی سی روشنی آپ کو دکھانا چاہتا ہوں کہ خدا کا کلام کس قدر معتبر ہے۔

61۔ ہم سب جو آج سہ پہر یہاں موجود ہیں، یعنی جو مسیحی ہیں، ایمان رکھتے ہیں کہ یسوع مسیح خدا کا ظاہر کیا ہوا کلام تھا۔ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ کنواری سے پیدا ہوا۔وہ ایک مقدّس تھا جس میں اس زمین پر خدا نے سکونت کی۔ وہ محض ایک نبی، یا محض عام آدمی نہ تھا، بلکہ آدمی کی صورت میں خدا خود ظاہر ہوتا تھا۔وہ ''عمانوایل''۔یعنی خدا ہمارے ساتھ تھا۔ہم تہہ دل سے اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

62۔ جب مریم اور یوسف یہ خیال کر رہے تھے کہ یسوع اُن کے ساتھ ہے، یہ محض ان کا تصور تھا کہ وہ اُن کے ساتھ ہی ہوگا۔ وہ سوچ رہے تھے''سب کچھ درست ہونا چاہیے۔ وہ ہمارے ساتھ رہنے کا پابند ہے''۔لیکن وہ بہت بڑی غلطی پر تھے، وہ اُن کے ساتھ نہیں تھا۔

63۔ آج بھی بہت سے اچھے لوگ اِسی طرح ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں......وہ دیکھتے ہیں کہ وہ گھڑی نزدیک آرہی ہے، وہ جانتے ہیں کہ کچھ واقع ہونے کو ہے۔ وہ کیا کرتے ہیں؟ وہ جاتے ہیں اور کسی کلیسیا کی رُکنیت لے لیتے ہیں، یہ خیال کرتے ہوئے کہ خدا اُن کے ساتھ ہے۔ وہ خادم کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بس انہیں اتنا کچھ ہی کرنا ہے۔''وہ ان کے ساتھ ہے''۔وہ استحکام لیتے اور کسی خاص طریقے سے بپتسمہ لیتے ہیں، اُنہیں بس یہی کچھ کرنا ہوتا ہے، اور یہی سوچ کر یہ سب جانتے ہیں کہ خدا اُن کے ساتھ ہے۔ بھائیو اور بہنو، مریم اور یوسف نے بھی اسی طرح

خیال کیا تھا، وہ حقیقی مخلص لوگ تھے، تو بھی غلطی پر تھے۔

64۔ آپ کی زندگی ثابت کرتی ہے کہ یسوع آپ کے ساتھ ہے یا نہیں۔ آپ جو کچھ بھی ہیں، آپ کی زندگی ظاہر کرتی ہے کہ یسوع آپ کے یہاں براجمان ہے یا وہ آسمانوں پر ہی ہے۔ ''جو کام میں کرتا ہوں تم بھی کرو گے''۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مسیح آپ کے اندر ہو اور وہی روح اُس کے کلام کا انکار کرے، اور اس کے بجائے کسی عقیدے کو قبول کرے؟ وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ وہ اپنے ہی کلام کا انکار کر کے خود کو ہی شکست دینے والا ٹھہرے گا۔

65۔ کیا صرف اس لیے کہ کسی نے اس کی غلط تشریح کر دی؟ آپ کے پاس بائبل مقدس موجود ہے، آپ خود بھی دوسروں کی طرح اِسے پڑھ سکتے ہیں۔ صاحبِ خلوص بنیں۔

66۔ داؤد نے کہا تھا ''اُسے ہمیشہ اپنی نگاہوں کے سامنے رکھو''۔ جان لیجیے کہ جب ہم اس نئے سال سے ملاقات کرنے جا رہے ہیں تو ہم مسیح کی جی اٹھنے کی قدرت میں اس سے ملاقات کرنے جا رہے ہیں۔ ''وہ ہمیشہ میرے سامنے ہے۔ مجھے جنبش نہ ہو گی''۔

67۔ غور کیجیے کہ خدا کا کلام کیسا لاخطا ہے۔ مریم اور یوسف ......اب، میرے پیارے کیتھولک بھائی جو کہتے ہیں کہ مریم خدا کی ماں ہے۔ خدا کی ماں ہونا تو درکنار، مریم تو یسوع کی ماں بھی نہ تھی۔ وہ اس کی ماں کیونکر ہو سکتی ہے؟ یہ سچ ہے۔ اُس نے ایک بار بھی اُسے ماں کہہ کر مخاطب نہیں کیا، ہرگز نہیں۔

68۔ ایک بار کسی نے آ کر اُس سے کہا ''تیری ماں اور تیرے بھائی باہر تجھے پوچھ رہے ہیں''۔

69۔ اُس نے جماعت کی طرف دیکھ کر کہا ''کون ہے میری ماں؟ کون ہیں میرے بھائی؟'' پھر اپنے شاگردوں کی طرف دیکھ کر کہا ''میری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں جو میرے باپ کا کلام سنتے ہیں......''

70۔ صلیب پر جب وہ اپنی جان دے رہا تھا، اس نے وہاں بھی یہی کچھ کہا۔ اُس نے یوحنا سے کہا ''دیکھ، تیری ماں یہ ہے'' یہ نہیں کہا کہ ''ماں دیکھ تیرا بیٹا یہ ہے''۔ بلکہ کہا ''اے عورت، دیکھ تیرا بیٹا

یہ ہے''۔وہ خدا کی ماں ہرگز نہ تھی۔

71۔ خدا نے ایک بطن حاصل کیا تھا جسے اُس نے استعمال کیا، ورنہ وہ دیگر عورتوں سے بڑھ کر کچھ نہ تھی جسے استعمال کرنے کے لیے خدا کوئی اور رائے رکھتا۔ وہ اپنے بیٹے کا اعلان کرنے کے لیے آپ کے دل کے بطن کو استعمال کر سکتا ہے، اگر آپ اُسے ایسا کرنے دیں۔ سمجھ گئے؟ خدا کی کوئی ماں نہیں۔مریم کی نسل ہونے کے لیے خاص احساس کا پیدا ہونا لازم ہے۔وہ مریم کی نسل بھی نہ تھا۔

72۔ دیکھئے، سارا کچھ خالق خدا تھا۔اگر پہلا آدم بغیر ماں اور باپ کے خلق کیا گیا تھا، تو دوسرا آدم بھی وہی کچھ تھا۔اس سے کم کوئی بات اُسے آدم کے برابر نہ ہونے دے گی۔ یہ سچ ہے۔اُسی خدا نے ایک جسم خلق کیا جس میں وہ سکونت کر سکے۔

73۔ اب، ذرا غور کیجیے، اگر مریم خدا کی ماں تھی، تو وہاں اُس سے خطا کیوں ہوئی؟ اُس نے کہا تھا''میں اور تیرا باپ کڑھتے ہوئے تجھے ڈھونڈتے تھے''، اور اُس کی کنواری سے پیدائش کا انکار کرتے ہوئے کہا''میں، اور تیرا باپ یوسف، تجھے ڈھونڈ رہے تھے''۔

74۔ بارہ سال کے لڑکے کو دیکھئے، بارہ سال کا بچہ کہہ رہا تھا''کیا تم کو معلوم نہ تھا کہ مجھے اپنے باپ کے کام میں مشغول ہونا ضرور تھا، اور ان تنظیموں کے ساتھ مناظرہ کرنا تھا؟''اگر یہ یوسف کے کاروبار کی بات ہوتی، تو اُس کی بڑھئی کی دکان تھی۔ یوسف اُس کا باپ نہیں تھا۔اُس کا باپ خدا تھا۔ یہ سچ ہے''کیا تم کو معلوم نہ تھا کہ مجھے اپنے باپ کے کام میں مشغول ہونا ضرور تھا؟''وہ ابھی بارہ سال کا تھا، وہ ایک دن بھی کسی سکول میں نہیں گیا تھا، لیکن وہ تعلیم یافتہ کاہن اُس کی عقل پر دنگ رہ گئے۔اور دیکھئے کہ......

75۔ وہ کلام تھا۔ جب وہ پیدا ہوا، وہ تب بھی کلام تھا۔ وہ اب بھی کلام ہے۔ دھیان کیجیے، کلام کسی نقالی کا قبول نہیں کرے گا۔مریم نے کہا''تیرا باپ اور میں تجھے آنسوؤں کے ساتھ ڈھونڈ رہے تھے''۔

76۔ اُس نے کہا''کیا تم کو معلوم نہ تھا کہ میں اپنے باپ کا کام کرنے میں مصروف ہوں گا؟''۔

77۔ اُس نے اپنی ہی ماں کو ملامت کی، کیوں؟ وہ کلام تھا۔اب کسی کے ذہن میں سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ مریم، جسے کہا گیا تھا کہ ''روح القدس'' تجھ پر سایہ کرے گا اور تجھ سے بیٹا پیدا ہوگا، اور اب وہ یوسف کو اُس کا باپ کہہ رہی تھی۔کلام لاخطا ہے۔یہ غلطی نہیں کرسکتا۔

78۔ ''کیا تم کو معلوم نہ تھا کہ مجھے اپنے باپ کے کام میں مشغول ہونا ضرور تھا؟'' وہ باپ کے کام کا تذکرہ کررہا تھا، یوسف کا کام یعنی دروازے یا لکڑی کی چیزیں بنانے کی بات نہیں۔وہ اپنے باپ کے کام کا تذکرہ کررہا تھا، یعنی مذہبی سیاست کو درست کرنا جو وہ اُن دنوں رکھتے تھے۔''کیا تم کو معلوم نہ تھا کہ مجھے اپنے باپ کے کام میں مشغول ہونا ضرور تھا؟'' جی جناب۔

79۔ اب بہت ساری کلیسیاؤں کے بے شمار لوگ کلیسیاؤں کے اُس اتحاد میں شامل ہونے جارہے ہیں، بلکہ وہ پہلے ہی اُس میں موجود ہیں۔وہ یہ خیال کررہے ہیں کہ اب اُن کے کرنے کا یہی کام ہے۔''دوستانہ بات ہے، ہم باہم اکٹھے کیوں نہیں ہوسکتے؟'' گزرے تمام برسوں میں وہ تمام میتھوڈسٹوں کو بپٹسٹ، تمام بپٹسٹوں کو پرسبٹیرین، اور پنتی کاسٹلوں کو پنتی کاسٹل بنانے کی کوشش میں مصروف رہے ہیں۔آپ ایسا نہیں کرسکتے، لیکن یہ کونسل آپ کے لیے جواب ہے۔یہ جواب ہے کہ جو کچھ بائبل نے بتایا تھا کہ وہ ایسا کریں گے، اور انہوں نے بالکل وہی کچھ کیا ہے۔دوستانہ کلیسیائیں ایک اجتماع ہے، ''بہت اچھا، آیئے باہم رفاقت کریں''۔

80۔ بائبل مقدس کہتی ہے ''دو شخص اگر باہم متفق نہ ہوں تو وہ کیونکر اکٹھے چل سکتے ہیں؟''۔

81۔ اُن میں سے کچھ کنواری سے پیدائش کا انکار کرتے ہیں۔ 80 اسّی فیصد پروٹسٹنٹ کلیسیائیں کنواری سے پیدائش کا انکار کرتی ہیں۔وہ روح القدس کے بپتسمے کی بھی انکاری ہیں۔وہ اُس کی آمد، اُس کے جی اُٹھنے کی قدرت کا بھی انکار کرتے ہیں۔وہ انکار کرتے ہیں کہ وہ کل، آج، اور ابد تک یکساں ہے۔آپ کیونکر ایسا کرسکتے ہیں، جبکہ خدا نے پوری دُنیا کی ترتیب کو ابتری کے حوالے کردیا جب ایک عورت نے اس کے کلام کے چھوٹے بیان پر شک کیا۔شیطان نے اُسے سب کچھ سچ بتایا، ماسوائے ایک بات کے مگر اُسی بات نے سارا بگاڑ پیدا کیا۔اگر کلام کے ایک جملے پر

شک کیئے جانے سے اس سارے دردِ دل اور رنج وغم کو دیکھنا پڑ رہا ہے، تو کیا آپ خیال کر سکتے ہیں کہ کسی ایک بات پر کیا جانے والا شک ہمیں اندر داخل ہونے دے گا؟

82۔ یہی سبب ہے کہ یسوع ایک کنواری اور پاکدامن دلہن کے لیے آ رہا ہے، جو روح القدس سے معمور، دُنیا سے بھرپور نہیں، بلکہ خدا کی قدرت سے بھرپور ہو۔ یہ جاننا کس قدر شاندار ہے کہ اگر اس گروہ میں شامل ہونا ممکن ہوسکتا ہے۔ آپ یہ کس طرح کر سکتے ہیں؟ آپ کسی تنظیم میں شامل ہوکر ایسا نہیں کر سکیں گے۔ آپ یسوع مسیح کے اندیکھے بدن میں روح القدس کا بپتسمہ پا کر، اس کی قیامت میں شریک ہوکر، موت اور گناہ سے آزاد ہوکر ایسا کر سکتے ہیں۔ صرف یہی ایک راستہ ہے۔

83۔ بڑی بڑی تنظیمیں اور انسانوں کے بڑے بڑے گروہ جمع ہوتے ہیں اور اپنے نظریات پیش کرتے ہیں، اور یہ چیز انہیں پھرا کر اُسی مقام پر گرا دیتی ہے جیسے ابتدا میں ہوا تھا۔ اِس صورت میں کوئی امید باقی نہیں رہ جاتی، آپ بس کھو چکے۔ اور وہ سب اِس کلیسیائی دوستی کے بارے میں بہت جوش میں آئے ہوتے ہیں، اور خیال کرتے ہیں کہ خدا ان کے ساتھ ہے۔ ''ہزار سالہ بادشاہی تب شروع ہوگی جب ساری کونسل اور تمام معاشی تحریکات اکٹھی ہو جائیں گی''۔ اور وہ اس میں شامل ہوجاتے ہیں۔ وہ کیا کر رہے ہیں؟ وہ حیوان کا بت بنا رہے ہیں، جو کہ ایک طاقت ہوگی، جس میں غیر تنظیمی لوگ یا جو کوئی بھی شامل نہیں ہوں گے، ان کے لیے تمام راستے بند کر دیئے جائیں گے۔ دھیان سے دیکھتے رہئے کہ آیا یہ واقع ہوتا ہے یا نہیں۔

84۔ جب 1933 م خدا نے مجھے یہ دکھایا تھا، میں نے اُسی وقت اپنے پاس لکھ لیا تھا۔ اور اب بالکل اُسی طرح ہو رہا ہے۔ جس طرح بتایا گیا تھا، کہ کس طرح پوپ روم سے نکلے گا، وغیرہ۔

85۔ وہ اچھے لوگ ہیں، مگر غلطی پر ہیں۔ یوسف اور مریم اچھے لوگ تھے، مگر غلطی پر تھے۔ مگر یہ کیا تھا؟ خدا نے یہ دکھانے کے لیے ایک بارہ سال کے بچے کو استعمال کیا، کہ وہ کلام جیسا تھا، جس طرح یہ پہلے ہی فرمایا گیا تھا کہ ''ایک کنواری سے پیدا ہوگا'' اُسے اُسی طرح ہونا تھا، اور یسوع یہی کچھ تھا۔

86۔ جب وہ کلیسیاؤں کی رُکنیت لیتے ہیں تو خیال کرتے ہیں کہ یسوع اُن کے ساتھ ہے، مگر

ایسا نہیں ہوتا۔ یہ تاریکی ہے، مگر اس پر بات کرنے کے لیے مجھے ایک گھنٹہ اور چاہیے ہوگا۔

87۔ مگر برگزیدوں، یعنی خدا کے بیش قیمت مقدسوں کو میں کہوں گا ''شالوم''، خدا کی سلامتی آپ کے ساتھ ہے۔

88۔ وہ گھڑی آ پہنچی ہے۔ اگر میں دُنیا کی تخلیق سے پہلے کے دنوں میں موجود ہوتا، اور مجھے آئندہ کی سب چیزیں دکھائی جاتیں، اور آسمانی باپ مجھ سے پوچھتا ''تُو کون سے وقت میں زندگی گزارنا چاہے گا؟'' تو میں آج کے دنوں کا کہتا، عین اس گھڑی کا۔ دولہا کی آمد سے قبل، یہ عظیم ترین وقت ہے جس میں کلیسیا داخل ہوئی ہے۔ اوہ، زندہ خدا کی حقیقی کلیسیا کو آگ کی لپیٹ میں ہونا چاہیے، کہ وہ انجیل کی روشنی سے جو اُن کے درمیان عیاں کی جا رہی ہے جل رہی ہو۔ ''اٹھ منور ہو، تیرا نور آ گیا''، جو کہ آج کے دن کی روشنی ہے۔ یسعیاہ اپنے زمانہ کی روشنی تھا۔ نوح اپنے وقت کا نور تھا۔ کیوں؟ اس لیے کہ اُس کے پاس منکشف کلام تھا۔ اور انجیل کی خوشخبری، بائبل مقدس کا کلام جو آج کے دن کے لیے ہے، اس زمانہ کی روشنی ہے۔ ہم کتنے جلالی وقت میں زندگی گذار رہے ہیں۔

89۔ اب ''صبح بخیر'' کا مطلب ہے ''آپ کی سلامتی ہو''۔ تاریکی اکٹھی ہو رہی ہے۔ یہ کس لیے جمع ہو رہی ہے؟ روشنی کو ظاہر کرنے کے لیے۔ یسعیا 60:1 کہتی ہے ''اُٹھ منور ہو، تیرا نور آ گیا''۔ یہی سبب ہے کہ میں شالوم کہہ سکتا ہوں، کیونکہ آپ کے پاس نور آ گیا ہے، خدا کی سلامتی برگزیدہ خاتون کے لیے ہے، یعنی اُن لوگوں کے لیے جنہیں خدا نے بنائے عالم سے پیشتر بلایا اور مقرر کیا۔

90۔ دیگر لوگ اِسے کبھی نہ دیکھ پائیں گے۔ وہ اس کے بارے میں کبھی کچھ جان نہیں پائیں گے۔ بائبل یہ کہتی ہے اور یسوع نے کہا تھا ''کوئی میرے پاس اُس وقت تک نہیں آ سکتا جب تک میرا باپ اُسے کھینچ نہ لے، اور جن کو باپ نے مجھے دیا ہے میرے پاس آ جائیں گے''۔

91۔ وہاں یہوداہ بھی تھا، اُس پر بھی روشنی پڑ رہی تھی، لیکن اُس کے دل کی گہرائی میں تاریکی کا بیج تھا۔ جب ظاہر ہونے کا وقت آیا تو تاریکی نے خود کو ظاہر کر دیا۔

92۔ یہاں پر سامنے ایک تھوڑی عمر رسیدہ عورت تھی جو کہ مکمل طور پر اندھیرے میں تھی، مگر اس

کی گہرائی میں پہلے سے مقرر شدہ بیج تھا۔مگر جب نور آیا، تو اُس نے تاریکی کو بکھیر دیا، اور بیج ظاہر ہوگیا۔ ''ہم جانتے ہیں کہ مسیح آنے والا ہے، اور جب وہ آئے گا تو ہمیں سب باتیں بتائے گا''۔ یسوع نے کہا ''وہ میں ہی ہوں''۔

93۔ مگر یہوداہ نے اس پر شک کیا، اگرچہ فرض کیا جا سکتا ہے کہ وہ روشنی میں چل رہا تھا۔ دیکھیئے ، یہاں موجود روشنی کا معاملہ، یہ مسئلہ آنے والی روشنی کا ہے۔ جو یہاں موجود روشنی ہے۔ یہ چلے پھرے گی اور رفاقت رکھے گی اور دیگر سب کام کرے گی، مگر جب خدا کی حقیقی قدرت آ جاتی ہے، تو یہ مردہ بیج کی طرف لوٹ کر نہیں آتی، یہ کسی تنظیم سے واپس پلٹ آئے گی۔

94۔ لیکن یہ کسی اصلی، پہلے سے مقرر شدہ بیج پر گرتی ہے، تو تاریکی کو بھگا دیتی ہے، اور آپ کو مسیح کی رفاقت میں لے آتی ہے۔ وہی تو تھا جس نے آپ کو بنائے عالم سے پیشتر زندگی عطا کی، ورنہ آپ اِس کو کبھی دیکھ نہ پاتے۔ یہ خدا کا فرمان ہے۔

95۔ اب آپ جو پہلے سے مقرر شدہ بیج ہیں کو شالوم! آمین، خدا کی سلامتی آپ کے ساتھ ہو، کیونکہ ہم اب آخری وقت کے قریب ہیں۔ ہم ٹھیک آخری وقت میں ہیں۔ ہم تھوڑی دیر کے لیے اس گروہ پر بات کریں گے۔ آپ کی سلامتی ہو۔

96۔ خدا کی روشنی آ چکی ہے۔ کلام کی روشنی ظاہر ہوگئی تا کہ آپ اس وقت کے لیے خدا کے وعدہ کے ظہور کو دیکھ سکیں۔ ''کتاب مقدس میں تلاش کرو، کیونکہ تم سمجھتے ہو کہ تمہیں اس میں ہمیشہ کی زندگی ملتی ہے''۔ کلام مقدس گواہی دیتا ہے کہ ہم کس دن میں زندگی گزار رہے ہیں۔ اس دن کی روشنی کیا ہے؟ اس دن کے لیے بائبل مقدس کا وعدہ کیا تھا؟ دیکھیئے کہ یہ کون سی گھڑی ہے۔

97۔ حیرت کی بات نہیں کہ یوحنا کا یقین نہ کرنے پر یسوع نے اُن کو ملامت کی۔ وہ روشنی تھا، اس لیے کہ نبی کی معرفت بیان کیا گیا تھا کہ وہ آئے گا۔ اور تب وہ آ چکا تھا، ایک ظاہر کردہ روشنی۔ وہ اسے دیکھ نہ سکے۔ وہ اسے سمجھ نہ سکے، انہوں نے اُسے مسیح سمجھا، انہوں نے اُسے کوئی اور چیز سمجھا۔ وہ اُسے پہچاننے میں ناکام رہے۔

پھر یسوع آ گیا۔ ایک وقت میں دو روشنیاں نہیں ہوسکتیں۔

98۔ کلیسیا کی روشنی اور خدا کی روشنی ایک ہی وقت میں موجود نہیں ہوسکتیں۔ خدا کی روشنی کو بجھا دے گی۔ بالکل یہی کچھ اب واقع ہو رہا ہے۔ خدا کلیسیائی نظام کو اپنے آج کے دن کے لیے موعودہ کلام کی روشنی سے جدا کر رہا ہے۔ جس میں ہم اب زندگی گزار رہے ہیں۔ عزیزو، یہ سچ ہے۔ ہوسکتا ہے آپ اس کا یقین کرنا نہ چاہیں، مگر ذرا ٹھہر جایئے اور تلاش کیجئے کہ ایسا ہے یا نہیں۔ انتظار مت کریں، ابھی جب داخل ہونے کا موقع ہے تو اسے غنیمت جانیں۔

99۔ کلام کو جب منکشف کیا جائے تو یہ نور ہوتا ہے۔ جس وقت کے لیے کلام کا وعدہ کیا گیا ہو، اگر اُس وقت میں ظاہر نہ ہو تو پھر یہ نور نہیں ہوسکتا۔ ایسا نہیں ہوسکتا۔ اگر خدا کہتا ''روشنی ہو جا'' اور ''کوئی سورج وجود میں نہ آتا، تو کوئی روشنی بھی نظر نہ آتی۔ لیکن جب خدا نے کہا ''روشنی ہو جائے'' اور روشنی ہوگئی۔ جب خدا نے مسیح کا وعدہ کیا، تو مسیح آیا، تب اُس کا کلام پورا ہوا، اور وہ اس وقت کی روشنی تھا۔ جب اُس نے نوح سے وعدہ کیا، دوسروں سے وعدہ کیا، اور اس کے بعد دیگر، اُن میں سے ہر ایک اپنے وقت کی روشنی تھا۔

100۔ آج کے وقت کے لیے بھی روشنی موجود ہے، یعنی یسوع مسیح اپنے جی اُٹھنے کی قدرت کے ساتھ، اور اس کا کلام جس کا اس گھڑی کے لیے وعدہ کیا گیا تھا۔ ''جو کام میں کرتا ہوں، تم بھی کرو گے، بلکہ ان سے بھی بڑے کام کرو گے، کیونکہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں''۔ بڑے کام، اُس سے بڑے کام؟ کیا آپ اس کا یقین کرتے ہیں؟ [جماعت کہتی ہے، آمین۔ ایڈیٹر] میں اس پر ایمان رکھتا ہوں۔ یہ خاکساری دکھائی دیتی ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ یہ بات لوگوں کے سروں کے اوپر سے گذر جاتی ہے۔ اُس وقت کو دیکھئے جب وہ زمین پر تھا۔ آپ اُس سے بڑے کام کس طرح کر سکتے ہیں؟ میں بہت دفعہ اس کا ترجمہ ''زیادہ''، مگر اس کے معنی ''بڑے'' بھی ہے۔ یوحنا 14:12 میں اُس نے فرمایا تھا ''تم اِن سے بھی بڑے کام کرو گے''۔

101۔ کیا آپ نے غور کیا؟ جب وہ پانی سے مے بنانے لگا تو اس نے پہلے پانی لیا، یعنی پہلے

سے تخلیق شدہ چیز، اور پھر اسے مے میں بدلا۔ جب اُس نے پانچ ہزار کو کھانا کھلایا تو پہلے ایک مچھلی لی جو کبھی پانی میں تیرتی تھی، اُسے توڑا اور شاگردوں کے حوالے کیا اور موجود تخلیق کو بڑھایا۔ اُس نے روٹی لی، جو کبھی گندم تھی، پھر پکا کر روٹی بنائی گئی۔ اُسے توڑا اور لوگوں کو دیا، اور پھر یہ واپس آئی، پہلے سے موجود تخلیق کو بڑھاوا دیا۔

102۔ لیکن آخری دنوں میں، جہاں کسی مخلوق کا کوئی نشان بھی نہیں ہوتا۔ وہ کلام کرتا ہے اور اسے خلق کرتا ہے، اور دکھاتا ہے کہ وہ وہی خدا ہے جو ابتدا میں تھا۔ وہ گلہریاں تخلیق کر سکتا ہے۔ وہ جو چاہے تخلیق کر سکتا ہے، اس لیے کہ وہ خدا ہے۔ ''بلکہ تم اِن سے بھی بڑے کام کرو گے، اس لیے کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں''۔ کلام لاخطا ہے، اور اِسے ظاہر ہونا اور پورا ہونا ہوتا ہے۔ ''تم اِن سے بھی بڑے کام کرو گے''۔ یہ بڑھاوا دینا نہیں، بلکہ کام کر کے خلق کرنا ہے۔

103۔ کلام پر غور کیجیے جب خدا نے اس کا وعدہ کیا۔ تب ہم کہاں پر ہیں؟ ہم کون سے وقت میں جی رہے ہیں؟ یہ کون سی گھڑی ہے؟ خدا کے کلام کا ظاہر کیا جانا اُسی طرح جیسے ہر بار ہوتا رہا ہے۔ آپ نے ساتوں کلیسیائی زمانوں پر پیغام حاصل کر لیا ہے۔ پوری طرح دیکھئے کہ اُن میں سے ہر ایک حیوان کس طرح نکلا، اور کون سے حیوان کے پیچھے کون سا حیوان نکلا۔ پوری طرح دیکھ لیجیے کہ آیا اصلاح کاروں کے دور میں، اور ہر ایک زمانہ میں اُسی طرح ہوا جیسے اسے ہونا چاہیے تھا، عین اُسی طرح جیسے کلام نے بتا رکھا تھا؟ روح القدس آج بھی کلام کو اُسی طرح ظاہر کرے گا جیسے بائبل مقدس نے بیان کر رکھا ہے۔

104۔ ہم نے آسمان اور زمین پر نشان دیکھ لیے۔ اور کلیسیائی اتحاد اور سب چیزیں تیار ہو رہی ہیں۔

105۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ ان چیزوں کے درمیان یسوع مسیح کی جلالی انجیل، جس کا آج کے زمانہ کے لیے وعدہ کیا گیا تھا، خود کو منکشف کر رہی ہے۔ ہم ایک عظیم الشان وقت میں زندگی گزار رہے ہیں۔ سلامتی ہے اُن کے لیے جن کے دلوں میں کلام ہے، جو بنائے عالم سے پیشتر چُنے گئے تھے کہ

ان دنوں کے کلام کو سنیں۔ اگر ایسا نہیں، تو آنے والا سال آپ کے لیے برا ہے۔ اگر آپ مقرر شدہ ہیں تو آپ کے آگے عظیم دنیا آ رہی ہے، آنے والا سال آپ کے لیے نہایت عظیم ہوگا۔

106۔ یہ نئے ارادوں کا وقت نہیں بہت لوگ نئے سال پر نئے طور سے چلنے کا عہد کرتے ہیں لیکن، اگلے ہی دن پھر پرانی ڈگر پر چل رہے ہوتے ہیں۔

107۔ جیسا کہ ایک روز میں صبح ایک کہانی پڑھ رہا تھا۔ ایک عورت اپنے شوہر پر جھنجلا رہی تھی جو صبح سویرے اٹھ کر باہر سے اخبار لے آیا تھا، اس کے پڑھنے میں مستغرق تھا۔ بیوی نے پوچھا ''کیا اِس میں کوئی نئی خبر ہے؟'' شوہر نے جواب دیا'' نہیں، خبریں تو پرانی ہی ہیں، صرف لوگ بدلے ہوئے ہیں''۔

108۔ آج کل اسی طرح ہو رہا ہے۔ ہمیں نئی تنظیمیں لیکن وہی پرانی تعلیم ملتی ہے، کوئی شخص اِدھر اُدھر ہونے کے لیے تھوڑا سا حلیہ بدلتا ہے، اور لوگ اس کی پالنا میں لگ جاتے ہیں۔

109۔ یہ ایک نیا دن ہے۔ ہیلیلو یاہ۔ یہ ایسا دن ہے جس میں ہمیں یسوع مسیح کی قدرت میں اٹھنا اور روشنی بکھیرنا ہے۔ گہری تاریکی زمین پر چھائی ہوئی ہے، ہمارے لیے فی الحقیقت ایک نیا دن ہونا چاہیے۔ جس میں اُسی طرح کام ہوں جیسے یسوع نے خود کئے تھے۔ لیکن اُس کے کلام کی طرف لوٹ کر اُن وعدوں کو دیکھئے جو آج کے دن کے لیے کیے گئے تھے، اور آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ دن کی روشنی میں چل رہے ہیں یا نہیں۔ کیلنڈر کی تبدیلی وقت کو تبدیل نہیں کرتی، یہ صرف کیلنڈر ہی کی تبدیلی ہوتی ہے۔

110۔ اب غور سے سنئے۔ ویسا ہی کریں جیسے داؤد نے کیا تھا۔ اپنا مستقبل خدا کے ہاتھ میں دے دیں۔ ''کیسے؟ میں کیونکر جانوں کہ مجھے کیا جاننا چاہیے برادر برنہم'' اپنا مستقبل اُس کے ہاتھ میں دے دیں۔ جو کچھ مرضی آئے یا جائے، اُس پر توکل کریں۔ وہ کلام ہے۔ داؤد نے کہا تھا'' میرا وقت اُس کے ہاتھ میں ہے۔ ہر وقت اُس پر توکل کرو۔ ہمیشہ اُس پر توکل کرو۔ داؤد جانتا تھا کہ مستقبل کس کے ہاتھ میں ہے، اس لیے کہ وہ اس طرح کہہ رہا تھا۔ صرف ایک ہی ہے جس کے ہاتھ

میں مستقبل ہے، اور وہ ہے خدا۔ مستقبل اُس کے ہاتھ میں ہے، خود کو اُس کے ہاتھوں میں دیں۔ بالکل ٹھیک۔

111۔ کچھ لوگ کہتے ہیں ''لیکن برادر برنہم، میں نے بار بار کوشش کی ہے''۔

112۔ لیکن ذرا ٹھہریے۔ صبر صفت ہے۔ صبر روح القدس کی صفت ہے۔ ''جو خدا کے منتظر ہیں۔ ازسرِنو تقویت پائیں گے''۔

113۔ آپ کہیں گے ''میں اور انتظار کیسے کرسکتا ہوں؟'' انتظار میں لگے رہیں۔ جب کھڑے ہونے کے لیے آپ نے سب کچھ کیا ہے، تو پھر کھڑے رہیں۔ ''میں ایسا کیونکر کروں گا؟'' کھڑے رہیں۔ اُس نے کہہ دیا کہ یہ سچائی ہے، تو یہ سچائی ہے۔ اُس نے فرمایا تھا کہ یہ واقع ہوگا۔ کس طرح یہ میں نہیں جانتا، مگر یہ واقع ہوگا۔ یہ خدا نے فرمایا تھا۔ اُس نے یہ وعدہ کیا تھا۔ اگر اُس نے یہ وعدہ کیا تھا، تو یہ واقع ہوگا۔ بس یہ بات ہے۔ یہ رُک نہیں سکتا۔

114۔ اب، یاد کیجیے، نجات دہندہ کی آمد کا وعدہ پورا کرنے میں خدا نے ہزاروں سال گزار دیئے۔ اُس وعدہ کو پورا کرنے میں خدا نے چار ہزار سال گزار دیئے۔ لیکن وہ ابتدا ہی سے جانتا تھا کہ یہ کب واقع ہوگا۔ ہم جانتے ہیں، کہ اور کوئی یہ نہیں جانتا تھا۔ اُس نے بس فرما دیا تھا کہ یہ واقع ہوگا۔ اور جب یہ پورا ہوا، اُس وقت لوگ ایسے اضطراب کا شکار تھے کہ وہ سمجھ نہ پائے کہ اسے کیونکر قبول کریں۔ کیا دوبارہ وہی بات دہرائی نہیں گئی؟ ہمیشہ اسی طرح ہوتا ہے، دونوں پہلوؤں کی طرف ایسا ہی ہوتا ہے، یہ کبھی ناکام نہیں ہوا۔

115۔ ان برسوں کے دوران خدا نے کیا کیا؟ وہ اپنی آمد کے نمونے دکھاتا رہا۔

116۔ اُس نے یوسف کی صورت میں نمونہ دکھایا۔ اگر آپ یوسف کی زندگی کو دیکھیں، اس کے بھائی اُس سے نفرت کرتے تھے، لیکن اُس کا باپ اُس سے محبت کرتا تھا۔ کیوں؟ اس لیے کہ وہ روحانی تھا۔ وہ رویائیں دیکھتا تھا۔ دیگر بھائی رویائیں نہیں دیکھتے تھے۔ وہ بزرگ تھے، لیکن رویائیں نہیں دیکھ سکتے تھے، خوابوں کی تعبیر نہیں کرسکتے تھے۔ لیکن وہ اُس سے حسد کرتے تھے۔ اُسے

تقریباً تیس چاندی کے سکوں کے عوض بیچ دیا گیا، اُسے گڑھے سے نکالا گیا جہاں خیال کیا گیا تھا کہ وہ مر جائے گا، اور وہ فرعون کے دہنے ہاتھ سرفراز کیا گیا اور جب وہ تخت کو چھوڑتا، تو نرسنگا پھونکا جاتا ''گھٹنوں کے بل جھک جاؤ، یوسف آرہا ہے''۔

117۔ بالکل اسی طرح یسوع کے ساتھ، اور اب وہ خدا کی دہنی طرف بیٹھا ہے۔ اور جب وہ تخت کو چھوڑے گا، نرسنگا پھونکا جائے گا۔ اور ہر ایک گھٹنا جھکے گا، اور ہر زبان اقرار کرے گی کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ بالکل۔

118۔ اُس کا نمونہ داؤد میں بھی دکھایا گیا۔ جب وہ رد کیا ہوا بادشاہ تھا، تو یروشلم پر نظر کر کے رویا اور کہا ''کتنی ہی بار میں نے چاہا کہ جیسے مرغی اپنے بچوں کو پروں تلے سمیٹ لیتی ہے، میں بھی تجھے لے لوں، مگر تم نے نہ چاہا''۔

119۔ تمام زمانوں میں وہ نمونے دکھاتا رہا، یہ جانتے ہوئے کہ کسی روز آخری نمونہ ہوگا اور مسیح موعود کا پورا ظہور سامنے آجائے گا۔ اگرچہ دنوں پہ دن، اور سالوں پہ سال گزرتے رہے، اور نمونے دکھاتا رہا، لیکن جب پورا وعدہ سامنے آیا، جب یہ سب حقیقت بنا، انہوں نے اس کا یقین نہ کیا۔

120۔ وہ کلیسیائی زمانوں میں بھی اسی طرح نمونوں کے وسیلے آج کی گھڑیوں تک دکھاتا رہا ہے جس وقت ہم موجود ہیں، اور لوگ گہری تاریکی میں گھرے ہوئے ہیں، ایسے لگ رہا ہے کہ وہ اس کا ادراک نہیں کر پا رہے۔ کتنے دکھ کی بات ہے۔

121۔ اب اس سے بڑھ کر کیا ہوگا جیسا کہ میں نے ایک نوجوان کو دیکھا جو بہترین قد آور جسم شخص تھا، اس نے اپنے بال عورتوں کی طرح گھنگھریالے کئے ہوئے تھے، تنگ سی پتلون پہن رکھی تھی، لمبی سی سوئیٹر نیچے لٹک رہی تھی اور جامنی رنگ کے جوتے پہن رکھے تھے۔ کیا وہ مذکر تھا؟ اوہ میرے خدا، اُسے مرد کہنا کیسا خوفناک ہوگا۔ کس طرح کی چیز کو مرد کہنا پڑے گا۔ یہ سچ ہے۔

122۔ کسی عورت کو دیکھیں جسے دلکش اور محبت آمیز ہونا چاہیے تھا، وہ مردوں والی پتلون پہن کر نکلتی ہے، منہ میں سگریٹ ہوتا ہے اور بال کٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ اُسے عورت کیونکر کہا جائے۔

یسوع نے مقدسہ مریم کو ''عورت'' کہا۔مگران کوعورت نہیں کہا جا سکتا، یہ محض ناریاں ہیں۔

123۔ غور کیجیے کہ کون سی گھڑی ہے...... کیوں؟ بعض اوقات لوگ خیال اور دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ مخلص ہیں، مگر وہ بڑی تاریکی اُنہیں یہاں تک لا چکی ہوتی ہے۔ بائبل مقدس نے بتایا تھا کہ وہ اس طرح ہوں گے۔یسعیاہ 6 باب کو پڑھ کر دیکھئے کہ کیا عورتوں کو آخری ایام میں یہی کچھ نہیں کرنا تھا، بالکل اُسی طرح جیسے بائبل مقدس نے بتایا تھا کہ وہ ایسا کریں گی۔ یہ خدا کا کلام ہے۔ یرمیاہ اور دیگر نے اس آخری وقت کے بارے میں بیان کیا تھا جس میں ہم رہ رہے ہیں، کیونکہ انہوں نے ابتدا سے آخر تک دیکھ لیا تھا۔اس لیے ہم اِن سب چیزوں کو دیکھ رہے ہیں، اور بڑی تاریکی اُمتوں پر چھائی ہوئی ہے۔

124۔ جی ہاں، خدا کو ہزاروں سال لگ گئے وہ نمونے دکھاتا رہا، لیکن آخر جب وہ آیا تو انہوں نے اُسے نہ پہچانا، حالانکہ اُس نے خود کو یوسف، داؤد، ایلیاہ اور دیگر سب میں ہو کر ظاہر کیا تھا۔اُس نے اُن سب میں ہو کر خود کو ظاہر کیا تھا لیکن ہم ابھی تک بھی سمجھ نہیں پائے کہ انہوں نے اُسے کیوں نہ پہچانا۔کلام مقدس میں صاف لکھا تھا کہ وہ یہوداہ کے بیت لحم میں پیدا ہوگا۔ہم کلام مقدس میں دیکھتے ہیں کہ وہ کس طرح ایک کنواری سے پیدا ہوگا۔ ''ایک کنواری حاملہ ہوگی، اور بیٹا جنے گی اور اس کا نام عمانوایل رکھیں گے''۔

125۔ وہ اُسے کیوں قتل کرنا چاہتے تھے؟ اس لیے کہ وہ خود کو خدا بناتا تھا، اور وہ خدا تھا۔ یقیناً، انہوں نے یہ تسلیم کیا۔''انہوں نے کہا کہ اُس نے خود کو خدا کے برابر یعنی خدا بنایا ہے، یہ کہہ کر کہ ''میں خدا کا بیٹا ہوں''۔کیوں، وہ خدا تھا۔

126۔ بائبل مقدس نے بتا رکھا تھا کہ ''اس کا نام عجیب، مشیر، خدائے قادر، ابدیت کا باپ، سلامتی کا بادشاہ ہوگا''۔اور وہ یہی کچھ تھا۔وہ کیوں نہ سمجھ سکے؟

حیرت کی بات نہیں کہ اُس نے اُن سے کہا ''تمہیں کتابِ مقدس میں سے تلاش کرنا چاہیے''۔

انہوں نے کہا ’’ہم موسیٰ کے شاگرد ہیں‘‘۔

127۔ اُس نے کہا ’’اگر تم موسیٰ کے شاگرد ہوتے، تو مجھے پہچان لیتے، کیونکہ موسیٰ نے میری بابت لکھا ہے‘‘۔ اور وہ یہ نہیں جانتے تھے۔

128۔ اور وہی گھڑی لوگوں پر پھر آ گئی ہے، وہ پیارے یسوع کی طرف آنے کی بجائے عقائد و رسوم کی طرف بھاگتے ہیں۔ یہ سچ ہے۔ بڑے بڑے کام، وقوع میں آ رہے ہیں، لیکن یہ چیز اُن کو زیادہ سے زیادہ تاریکی میں دھکیلتی جا رہی ہے اور خدا نے اپنے کلام میں اس کا اعلان کیا، آسمانوں پر نشان اور عجائب دکھا کر کیا، بار بار دکھایا، اور وہ باتیں بتائیں جو اس گھڑی بلکہ ان لمحات میں وقوع پذیر ہوں گی، لیکن پھر بھی وہ اُسی راستہ پر چلے جا رہے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ اس سے باز نہیں رہ سکتے۔ اچھے لوگ (جی ہاں)، اُسی طرح کر رہے ہیں جیسے انہوں نے پہلے کیا۔

129۔ ہم وقت کی مخلوقات ہیں۔ خدا کی ذات ابدی ہے۔ اُس کا نہ کوئی آغاز ہے نہ انجام۔ اس لیے آپ کیوں خود کو اس کے حوالے نہیں کر دیتے؟ اوپر نظریں اٹھائیے اور خدا کے کلام کی روشنی سے منّور ہو جائیے، جو آپ کے اوپر نور افشاں ہے۔ عزیزو، لوگ اسے کیوں دیکھ نہیں پا رہے؟

130۔ غور سے سنئے، میں آپ کا بھائی ہوں۔ میں آپ سے پیار کرتا ہوں۔ یہ میرے لیے آسان نہ ہوگا کہ میں اِسے برداشت کروں اور کہوں ’’میں اس پر سمجھوتہ کر لوں گا، اور اس پر سمجھوتہ...... ‘‘ میں اس طرح کا نہیں بنایا گیا۔ نہیں جناب۔ جب یہ کلام ہے تو پھر یہ کلام ہے۔ خدا اُس بات پر ٹھہرنے میں ہماری مدد فرمائے جو سچائی ہے۔ جی جناب...... یہ بہت عمدہ ہوگا اور آپ کو اپنی پشت پر بہت تھپکیاں ملیں گی۔ لیکن اُس دن میں کیا کروں گا جب وہ سوکھی ہوئی انگلیاں میری طرف اُٹھیں گی اور کہیں گی ’’تم یہ جانتے تھے، لیکن تم نے ہمیں نہ بتایا‘‘۔ اوہ ہو۔ نہیں۔ لیکن اُس دن میں کیا کروں گا جب وہ استخوانی انگلیاں میری طرف اُٹھیں گی اور کہیں گی ’’تم اس سے خوب واقف تھے، مگر ہمیں نہ بتا سکے‘‘ اوہو۔ نہیں۔

131۔ میں پولوس کی مانند ہوں گا، ’’میں خدا کی حکمت تم سے پورے طور پر بیان کرنے سے نہیں

شرمایا"۔ کسی شخص کا خون مجھ پر نہیں ہے۔ یہ جدھر جا سکے اِسے جانے دیں۔ یہ سچائی ہے۔ خدا یہ جانتا ہے اور وہ اس کے پیچھے کھڑا ہوتا اور کہتا ہے کہ یہ سچائی ہے۔

132۔ کس کی طرف پھرنا ہے؟ برادر برنہم کی طرف؟ ایسا کرنا آپ کی حماقت ہوگی۔ مسیح کی طرف پھریں، اور وہ کلام ہے۔ مسیح کی طرف آئیں۔

133۔ عقیدوں سے دُور ہو جائیں۔ واپس آئیں...... مجھے اس سے غرض نہیں کہ آپ کا عقیدہ پانچ سو سال پہلے کا ہے، خدا کو اس سے کچھ مطلب نہیں۔ آپ کی نسبت فریسی اور صدوقی بہت عرصہ پہلے برپا ہوئے تھے، تو بھی مجرم ٹھہرائے گئے۔

134۔ آپ اپنی مختلف حرکات سے روح القدس کی موجودگی کا ثبوت دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں روح القدس کے ظہورات پر ایمان رکھتا ہوں۔ یہ کیا کرتا ہے؟ پنتی کاسٹل کہتے ہیں "غیر زبانیں بولنا روح القدس کا ابتدائی نشان ہے"۔ میں نے جادوگرنیوں اور جادوگروں کو غیر زبانیں بولتے دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ وہ غیر زبانیں بولتے اور انسانی کھوپڑی میں خون پی کر پیشینگوئیاں کرتے ہیں اور پھر بھی خدا کے وجود کا انکار کرتے ہیں۔ میں جادوگروں کے مراکز میں بھی گیا ہوں جہاں وہ میز پر ایک پنسل رکھ دیتے ہیں جو اوپر نیچے اُچھلتی اور نامعلوم زبان میں لکھتی ہے، اور اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ یہ سچ ہے۔ اس کا کچھ مطلب نہیں......تو بھی ایمان رکھتا ہوں کہ خدا اپنے لوگوں کے وسیلے غیر زبان بولتا ہے۔ مگر آپ اس پر بہت زیادہ زور دیتے ہیں۔ "ترجمہ کرنے والا کیوں ہونا چاہیے؟ یہ کلیسیا کے لیے پیغام کیوں ہونا چاہیے؟"

135۔ اور آپ جو دیگر لوگ ہیں۔ آپ کہتے ہیں "روح کے پھلوں کو ہم اس طرح جان سکتے ہیں۔ محبت، خوشی، وغیرہ سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔" کیا۔ ایسا ہی ہے؟ پھر تو مسیحی سائنس نے آپ سب کو مات دے دی۔ وہ اس پر اتنا زیادہ عمل کرتے ہیں کہ آپ تمام پنتی کاسٹل، میتھوڈسٹ اور آپ سب مل کر بھی نہیں کرتے۔

136۔ دیکھیئے کہ کیا واقع ہوتا ہے۔ میں آپ کو روح کے پھل دکھاتا ہوں، اور دیکھتے ہیں کہ کیا

آپ دوبارہ اس کی طرف جاتے ہیں۔آیئے یسوع کی مثال لیتے ہیں۔خدا مجھے ان الفاظ کے لیے معاف کرے جو میں استعمال کرنے جا رہا ہوں۔آپ کو دکھانے کے لیے، آج سہ پہر میں ایک منٹ کے لیے اُس کے خلاف بولنے جا رہا ہوں، آدمیوں کی یہ کونسل، اور آدمیوں کی وہ کونسل۔

137۔ میں کہنا چاہوں گا" جناب ایک شخص ہے جس کا نام ناصرت کا یسوع ہے، میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ہماری بائبل ہمیں کیا سکھاتی ہے؟ خدا محبت ہے۔ جب آپ پیدا ہوئے تھے تو آپ کے ساتھ کون تھا؟ آپ کا بزرگ اور شفیق کاہن۔ یہ سچ ہے۔ جب آپ ضرورت مند تھے، آپ کے پاس کوئی پیسہ نہ تھا، تو کون آپکے پاس آیا تھا اور آپ کو کچھ قرض دیا تھا؟ آپ کا مہربان بزرگ کاہن، عین اس طرح ہے۔آپ کے اور آپ کے ساتھی کے کندھے پر کس نے ہاتھ رکھا تھا جب آپ ایک دوسرے سے علیحدہ ہونے والے تھے، اور آپ کے لیے دعا کر کے آپ کو خدا کی طرف واپس لانے والا کون تھا؟ آپ کا بزرگ اور شفیق کاہن۔ جب آپ اور آپ کا ہمسایہ آپس میں جھگڑ رہے تھے تو آپ کا ساتھ کس نے دیا تھا، اور آپ کو واپس باہمی رفاقت میں لایا تھا؟ آپ کا بزرگ اور شفیق کاہن۔ یہ سچ ہے۔ یہ کون ہے، یہ آخری الفاظ ہوتے ہیں جو اس روز آپ کے اوپر بولتے ہیں؟ یہ کون ہے؟ وہ آپ کو وہاں لٹا آتے اور سڑنے دیتے ہیں، لیکن آپ کا بزرگ اور شفیق کاہن آتا ہے اور آپ کو برکت دیتا ہے، اور خدا کے کلام کو آپ کے ساتھ بھیجتا ہے۔آپ کا بزرگ شفیق کاہن۔

138۔ "یہ یسوع ناصری کون ہے، یہ کون سے سکول میں سے آیا ہے؟ آپ کے بزرگ اور شفیق کاہن نے پوری عمر قربان کی ہے۔اس کا دادا بھی کاہن تھا۔اُس کے تمام دادا پردادا کاہن تھے۔اُس نے اپنا سارا وقت تنظیم کے اندر گزارا ہے۔اُس نے کلام کی تربیت حاصل کر رکھی ہے، اور اُسے علم ہوتا ہے کہ وہ کیا بول رہا ہے"۔

139۔ ابھی، ہم روح کے پھلوں کی بات کر رہے تھے، جو کہ مہربانی، خوشی، امن، شعور، تحمل، صبر، وغیرہ ہیں۔

140۔ ’’یہ یسوع کون ہے، کہاں سے آیا ہے؟ ہمیں لفظ بھی معلوم نہیں کہ وہ کون سے نظریہ کا ہے۔سب جو وہ کرتا ہے، وہ ان نظریات کی توڑ پھوڑ کی کوشش ہے جو ہم نے قائم کئے ہیں‘‘۔ یہاں روح کا کوئی پھل نظر نہیں آتا، کیا کوئی ہے؟

141۔ ’’اس نے وہاں بیچارے تاجروں اور سوداگروں کے ساتھ کیا کیا۔ وہ بھیڑیں نہیں پالتے، اس لیے انھوں نے وہاں چھوٹا سا باڑہ بنا دیا تھا تا کہ کوئی شخص بھیڑ اندر لا سکے۔ ایک تاجر بے چارہ بھیڑ کی قربانی پیش کرنا چاہتا تھا، کیونکہ یہ خدا کا مطالبہ ہے۔ کوئی وہاں بھیڑ لاتا ہے تا کہ کاروباری شخص خرید سکے، اور اپنی جان کے لیے قربانی چڑھا سکے۔ اس یسوع ناصری نے کیا کیا ہے؟ اُن کے تختے الٹ دیئے، چمڑے کا کوڑا بنایا، کاہنوں کو پیٹ کر وہاں سے نکال دیا، اور آپ کے بزرگ شفیق کاہن کو آستین کا سانپ اور ریاکار کہا گیا۔

142۔ کیا آپ اِسے روح کا پھل قرار دیں گے؟ یقیناً نہیں۔ پھر آپ کا روح کا پھل کہاں ٹھہرا ہوا ہے؟ آپ ترس یا رحم کا سوچیں گے، وہ لوگوں کی بھیڑ میں سے گزر رہا ہوتا تھا جہاں اندھے، معذور، مصیبت زدہ، پژمردہ، اپاہج، لنگڑے، اُس ترس سے بھرے ہوئے نے اُن میں سے کسی کو بھی ٹھیک نہ کیا۔ نفسیاتی ذہن کے ساتھ لوگ یہ کبھی جان نہیں پائیں گے۔ سیمنریوں میں یہ نہیں پڑھایا جاتا۔ یہ ایک مکاشفہ ہے۔ یقیناً یہاں روح کا پھل ناکام ہو جاتا ہے، کیا نہیں ہوتا؟ وہ کاہن اس سے دس گنا زیادہ روح کے پھل رکھتے تھے۔

143۔ آپ کیونکر جانیں گے کہ درست کیا ہے؟ خدا کے ظاہر کردہ بولے ہوئے کلام سے جو کہ وقت کی روشنی ہوگی۔ یقیناً روح القدس کی موجودگی کا ثبوت یہ ہوگا کہ خدا کا کلام جب ظاہر کیا جائے تو آپ اس پر ایمان لائیں۔ یسوع خدا کا ظاہر کیا ہوا کلام تھا۔ اُن میں سے کچھ نے اس کا انکار کیا، اس پر ہنسے، اس کا مذاق اڑایا، اُسے نجومی کہا، بعض نے کہا تجھ میں بدروح ہے، یہی ثابت ہوتا ہے، غیر زبانیں بولنا، لیکن روح القدس کے پھلوں کا ثبوت ہے۔ ثبوت ایک ہی ہوتا ہے کہ جب کوئی لکھے ہوئے کلام پر ایمان لاتا ہے۔ جب کوئی عیاں کیا جائے، تب اس کی روشنی میں چلے۔ یسوع اپنے

وقت کا نور تھا، کیونکہ وہ اُس گھڑی کے لیے موعودہ کلام تھا، اُس نے انہیں یہ بتانے کی کوشش کی، لیکن وہ اس قدر تاریکی میں ڈوبے ہوئے تھے کہ وہ اسے سمجھ نہ سکے۔ آج بھی ایسا ہی ہے۔

144۔ اب، ہم وقت کی مخلوقات ہیں۔ اپنی راہیں اس پر چھوڑ دیں اور وہ مستقبل کو درست کر دے گا، کیونکہ ہم اُسے ویسا ہی دیکھتے ہیں جیسا وہ کلام کے اندر ہے۔

145۔ آپ نے اُسے آج کے موعودہ کلام کو عیاں کرتے دیکھا ہے۔ آپ نے اسے چاند پر ظاہر ہونیوالے نشانوں میں بھی دیکھا۔ آپ اسے گرجا گھروں میں دیکھتے ہیں۔ یاد رکھئے۔

146۔ ''آپ نے کہا'' گرجا گھروں میں'' اُسے گرجا گھر سے کیا کام؟''

147۔ ایک لمحہ ٹھہریے۔ چاند کلیسیا کی نمائندگی کرتا ہے۔ یروشلم دنیا کا جانا ہوا قدیم ترین کلیسیائی شہر ہے۔ ملکِ صدق اسی شہر کا تھا، کیونکہ وہ سالم کا بادشاہ، سلامتی کا بادشاہ، یروشلم کا بادشاہ تھا، یہ سچ ہے، کہ یہ دنیا کا قدیم ترین شہر ہے۔ یہ چاند تھا، جہاں شریعت کو قائم کیا گیا، اور اس پر غیر قوموں کی تاریکی کی لہر آ گئی۔ اُس نے بتایا تھا کہ جب تک غیر قوموں کی مدت پوری نہ ہو، کلیسیا یروشلم کو پامال کرتی رہے گی۔ اور وہ اب وہاں موجود ہے۔ ہم اُسی وقت میں زندگی گذار رہے ہیں۔ وہ واپس جا رہی ہے، ایسے یقینی طور پر جیسے یقینی طور پر میرا نام ولیم برنہم ہے۔ جی ہاں ہم اسے دیکھ سکتے ہیں۔ اس کے بارے پہلے سے بتا دیا گیا تھا، برگزیدوں کو اس سے باہر نکالا جا رہا ہے۔ باقی لوگ جس طرح آگے بڑھتے جا رہے ہیں، وہ تاریکی میں ٹٹول رہے ہیں۔ بالکل ٹھیک۔

148۔ اب ہم اس کے کلام کو ظاہر ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ ہم ایمان رکھتے ہیں۔ اور اگر وہ آج کے کلام کو عیاں کر رہا ہے، یہ جو کچھ بھی ہے، تو پھر مجھے کیا پروا کہ یہ سال کیا لے کر آتا ہے؟ مجھے اگلے سال کی کیا فکر؟ مجھے اس کی کیا پروا کہ میں زندہ رہتا ہوں یا آج مر جاتا ہوں؟ ہر ایک لفظ جس کا اُس نے وعدہ کر رکھا ہے اُسے وہ ظاہر کرے گا۔ اگر وہ وعدہ کرنے کے دو ہزار سال بعد اسے پورا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ تو آج سے ایک لاکھ سال بھی گزر جائیں، تو یسوع بدنی صورت میں زمین پر آئے گا، اور ایک کفارہ شدہ دلہن کو یہاں سے لے جائے گا۔ اس سے قطع نظر کہ کیا آتا ہے، کیا جاتا ہے، فیشن چلتے

رہیں گے، لوگ مکمل تاریکی سے یہ دشواری گزرتے رہیں گے اور جس چیز پر چاہیں گے ایمان رکھیں گے، لیکن یسوع مسیح ضرور واپس آئے گا۔ میں اپنے مستقبل کے لیے اُس پر بھروسہ کرتا ہوں۔" خداوند خدا، میں نہیں جانتا کہ کل کے اندر کیا ہوگا، لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ کل تیرے ہاتھ میں ہے"۔

149۔ خدا کا کلام ایک عظیم سازینہ کی طرح ہے۔ آپ میں سے کتنوں نے کبھی سازینہ سنا ہے؟ ٹھیک ہے، سب نے سنا ہے۔ اب یاد رکھیے، سازینہ تب بنتا ہے جب کسی ڈرامہ کے کے لیے ساز بجائے جاتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ "پطرس اور بھیڑیا" کی قدیم کہانی میں سازینہ بجایا جاتا تھا۔ میں نے سن رکھا ہے کہ وہ کس طرح ڈھول کی تھاپ پر لکڑی کاٹنے والے پرندے کی آواز اور ناقوس بجا کر بھیڑیے کے غزانے کی آوازیں نکالتے تھے۔ یہ سازینہ کہلاتا ہے۔

150۔ اگر آپ سازینہ کو سمجھ نہیں سکتے تو یہ آپ کے لیے محض غل غپاڑہ ہوگا۔ آپ کو یہ سمجھنا ہے کہ یہ کیا چیز ہے۔ اسے اشارات وحرکات سے چلایا جاتا ہے، لیکن اِسی سازینہ سے ڈرامہ چل رہا ہوتا ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ صرف ایک ہی شخص ہوتا ہے جو سازینہ کو سمجھتا ہے، اور وہ ہوتا ہے موسیقار، اور وہ لوگ جو اسے سمجھنا چاہتے ہیں، وہ اس کی تبدیلیوں کو سمجھتے ہیں، اور جانتے ہیں کہ کب کیا واقع ہونا ہے۔

151۔ موسیقار آغاز سے اختتام تک کی ایک ایک حرکت کو جانتا ہے۔ کیا آپ کو یہ علم ہے؟ جس نے اسے لکھا ہوتا ہے، وہ اس کو ترتیب دیتا ہے، اور وہ ہر چھوٹے چھوٹے نقطہ واتصال سے آگاہ ہوتا ہے۔ اور جس طرح وہ ہر ایک نقطہ واتصال سے واقف ہوتا ہے، اُسی طرح ہدایات دینے کے لیے ہدایتکار کو بھی واقف ہونا لازم ہے۔ اب، آپ اپنے عقائد اس میں کیونکر شامل کر سکیں گے؟ اشارات دینے والی چھڑی کی کسی بھی اتصال پر ایک غلط حرکت پورے سازینہ کو توڑ دینے کا سبب بن سکتی ہے۔ اب، آپ جانتے ہیں کہ یہ سچ ہے۔ موسیقار اور ہدایتکار کو ایک روح میں ہونا لازم ہے۔

152۔ یہی سبب ہے کہ خدا کے کلام، خدا کے عظیم سازینہ جیسے وہ ابتدائے وقت سے بجاتا چلا آرہا ہے، پر نظر کر کے کسی خادم کو یہ کہنا نہیں چاہئے کہ "ایمان رکھتا ہوں کہ اسے یوں ہونا چاہیے، آپ کو

اسے اس طرح بنانا چاہیے''۔اُسے اُس طرح چلنا چاہیے جس طرح موسیقی کی دستاویز بیان کرتی ہے۔انجیل کی منادی اس طریقہ پر ہونی چاہیے، اسے اُسی طرح لیا جانا چاہیے جیسے کلام کہتا ہے۔ جان رکھئے کہ اگر آپ اس میں کوئی عقیدہ شامل کر دیں گے تو ساری چیز خلط ملط ہو جائے گی۔ڈرامہ کو عین درست رکھنا ضروری ہے۔

153۔ ہدایتکار کو اسی طرح کرنا ہوتا ہے جیسے موسیقار نے کہا ہو، اُسے اُسی طرح موسیقی بجانا ہوتی ہے۔اب، دھیان کیجیے۔ یہ سب کچھ نشانات سے کیا جاتا ہے، اور درست قسم کی آواز پیدا کرنے کے لیے درست قسم کے اشارات کی ضرورت ہوتی ہے۔

154۔ پولوس نے فرمایا تھا: ''اگر نرسنگے کی آواز ہی درست نہ ہو تو جنگ کے لیے کون نکلے گا؟''

155۔ اب، آپ موسیقار یعنی خدا کو دیکھتے ہیں، جس نے اِس کلام مقدس کو تحریر کیا، یہ سارے کا سارا یسوع مسیح کا مکاشفہ ہے۔ وہ وقت کے تغیرات کو جانتا تھا۔اور جو شخص زمانہ کے نشانات کے لیے ہدایات دے رہا ہو، اُسے بائبل مقدس کے نشانات کے عین مطابق ملنا چاہیے۔ ہیلیلو یاہ۔ میرے عزیزو، سمجھ گئے آپ؟

156۔ اوہ، میرے بھائیو اور بہنو، دنیا کو کیا مسئلہ ہے؟ میں کیوں دیوانہ ہوں؟ کہیں پر کوئی غلطی موجود ہے۔ سازینہ موسیقی کی دستاویز کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے۔ وہ عقائد اور دیگر سب کچھ بنا رہے ہیں، جبکہ منادی کلام کی ہونی چاہیے جسے ظاہر ہونا ہے۔

ہدایتکار کہیں غلطی پر ہے، تمام ساز خلط ملط ہو گئے، وہ نہیں جانتے کہ اُنہیں کیا کرنا ہے۔ وہ مضحکہ خیز ہیں۔ ''کیا ہوا ہے؟ یہ کیوں ایسا کرے گا؟ کیا واقع ہوگا؟ یہ کس طرح ہو گیا ہے؟'' وہ نہیں جانتے کہ اب اُنہیں کیا کرنا ہے۔ سب کچھ بکھرا ہوا ہے، کیونکہ یہ کبھی بھی کلام کے ساتھ ہم آہنگ نہ تھا۔ اُس کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے جسے ہم آخری دنوں کی بیداری کہتے ہیں۔ ہمارے پنتی کاسٹل پیغام کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے۔ ہم کلامِ مقدس کی تال سے باہر ہو کر منظّم ہو گئے ہیں اور ہم نے اُسی طرح کیا ہے جس طرح ماضی میں دوسروں نے کیا تھا۔ وہ تال سے باہر ہو گئی ہے۔

157۔ خدا رحم کرے۔ کاش میرے پاس الفاظ ہوتے اور میں اس گہرائی میں اتر سکتا اور جیسا یہ سب کچھ تھا، اِسے کھول کر پھیلا سکتا۔

158۔ میرے بھائیو اور بہنو، کیا آپ سمجھ نہیں سکتے کہ اِسے ہم آہنگی میں ہونا چاہیے۔ ہدایتکار کو کلام کے ساتھ ہونا چاہیے جو کچھ یہ بیان کرتا ہے، آپ اُسے مختلف مت کہیں، اس سے اشارہ غلط ہو جائے گا، اور پھر ساری چیز ہی تال سے اکھڑ جائے گی۔ یہ سچ ہے۔ خدا کا کلام ایک عظیم سازینہ ہے۔ مجھے معاف کیجیے گا۔ آپ کو اُسی طرح شروع کرنا ہے۔ جس طرح اُس نے موسیقی بنائی تھی۔ آپ کو اس کے ساتھ شروع کرنا چاہیے۔ غور کیجیے، تال پر آیئے۔

159۔ آپ کہتے ہیں ''میں نے کلیسیا کی رکنیت لے لی ہے''۔ یہ تال نہیں ہے۔ ''میں نے فلاں کچھ کیا ہے''۔ یہ تال نہیں ہے۔ ''میں مذبح پر گیا تھا اور میں نے کہا تھا، میرا ایمان ہے کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے''۔ یہ سب تو شیطان بھی کرتا ہے۔ یہ تال نہیں ہے۔ سمجھ گئے؟ آپ لے سے باہر ہیں۔ یہ کیا ہوا؟ شاید کسی ہدایت کار نے آپ کو بتایا ہو'' ہاتھ ملاؤ اور اپنا نام رجسٹر میں لکھواؤ، ہمارے کلب، یا ہماری تنظیم میں شامل ہو جاؤ''۔ آپ لے سے باہر ہیں۔

160۔ اور جب کسی چھوٹے گروہ میں کوئی حقیقی چیز ہونا شروع ہوتی ہے، تو آپ کہتے ہیں'' یہ کیا ہے؟ یہ ہم آہنگی سے باہر گئے ہیں''۔ کلام کی طرف واپس جا کر دیکھئے کہ کون ہم آہنگی سے باہر ہے، اور دیکھئے کہ خدا نے کیا وعدہ کر رکھا ہے۔ دیکھئے کہ موسیقار نے اس کے لیے کیا کہا تھا۔

161۔ دیکھئے، آپ کے سامعین میں سب لوگ موجود ہوتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ دنیا ادھر اُدھر دیکھ رہی ہے۔ جب کلیسیا صبح کا روشن ستارہ دکھائی دے، ایسی روشنی جو پہاڑ کی چوٹی پر رکھی ہو، تو کوئی شخص اس سے بڑھ کر روشن نہ ہوگا، کوئی اسے مجرم ٹھہرا نہ سکے گا۔

162۔ اب یہ دنیا کے لیے مقام تضحیک ہے، اس لیے کہ ہدایتکار موسیقار کے ساتھ ہم آہنگی میں نہیں ہے۔ کیا آپ سمجھ گئے ہیں کہ میرا کیا مطلب ہے؟ وہ ایسی چیزیں بجا رہے ہیں جو وہاں موجود نہیں۔ سازندوں، یعنی کلیسیا کو مشکل ہی سے یہ معلوم ہے کہ اُنہیں کیا کرنا ہے۔ وہ سب تیڑی مڑی

حالت میں ہیں۔ ہم کئی سالوں سے اِن چیزوں کے خلاف بولتے اور انہیں مجرم ٹھہراتے رہے ہیں، لیکن اب خود ان میں شامل ہو رہے ہیں۔ اوہ، کہیں پر کوئی خرابی موجود ہے۔

163۔ دیکھئے، آپ کو یہ موسیقی اُسی طرح شروع کرنی ہے جیسے خدا نے کیا تھا، اس کی تال پر آیئے ،موعودہ کلام کے اندر آیئے۔ اُس طریقہ کو دیکھئے جو اُس نے ابتدا میں استعمال کیا، اُس طریقہ کو دیکھئے جو اُس نے ازمنۂ وسطی میں استعمال کیا، اور اُس طریقہ کو دیکھتے جو کچھ وہ اب کر رہا ہے، یہ ہمیشہ ایک ہی سا ہے۔

164۔ ہدایت کار کو دیکھئے کہ وہ کس طرح کرتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا، اگر وہ آپ کی رہنمائی کسی تنظیم کی طرف کرتا ہے، تو جان لیجیے کہ کسی ہدایت کار نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ ایک ہدایت کار آپ کو ہمیشہ کلام کی طرف لاتا ہے۔ اگلے زمانوں کے نبی کلام کی طرف راہنمائی کرتے تھے۔ وہ کلام تھے۔ وہ کلام کے ساتھ زندہ رہتے تھے اور پھر اِس نے کیا کیا؟ اس نے خدا کو ظاہر کیا، اُس زمانہ کے لیے خدا کے قلمبند کلام کو زندہ کر دیا، کیونکہ یہ اُن کے پاس آیا تھا۔ یہ اُن پر منکشف کیا گیا۔ یہ اُن کی چٹان تھا۔ ہیلیلو یاہ۔

165۔ یسوع مسیح جو کلام خدا ہے، ہماری چٹان ہے، ''اس چٹان پر اپنی کلیسیا بناؤں گا'' یعنی خدا کے منکشف کلام پر۔ شالوم، یعنی سلامتی ہے حقیقی ایماندار کے لیے۔ ہم آخری وقت میں ہیں۔ ''میں اس چٹان پر اپنی کلیسیا بناؤں گا'' یعنی کلام کے مکاشفہ پر۔

166۔ کسی نے کہا، ''تو عظیم آدمی ہے۔ تو موسیٰ کی مانند نبی ہے۔ تو عظیم شخص ہے۔ تو...... اُس کی طرح ہے''۔ یہ بات کچھ نہیں۔ لیکن مکاشفہ نے کہا ''تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے''۔

167۔ فرمایا ''خون اور گوشت نے یہ تجھ پر ظاہر نہیں کیا، بلکہ میرے آسمانی باپ نے یہ بات تجھ پر ظاہر کی ہے۔ اس منکشف سچائی پر، میں اپنی کلیسیا بناؤں گا''۔

168۔ یہ کیا ہے؟ مسیح کلام ہے۔ ''ابتدا میں کلام تھا، کلام خدا کے ساتھ تھا، اور کلام خدا تھا''، اور کلام آج بھی خدا ہے۔ وہ آج بھی ویسا ہی ہے، اور خود کو اُسی طرح ظاہر کرتا ہے جیسا وہ پہلے تھا، موسیٰ

اور ایلیاہ ، اور یسوع تک ، وہی خدا آج بھی ہے ، اور خود کو کل ، آج ، اور ابد تک یکساں یسوع مسیح بناتا ہے۔ سمجھ گئے ؟ انھوں نے کبھی کسی گروہ کی طرف آپ کی رہنمائی نہیں کی۔ انہوں نے ایک شخص کی طرف راہنمائی کی ، کلام کی طرف راہنمائی کی جو کہ خدا ہے۔

169۔ میں کہاں سے شروع کروں ، برادر برنہم ؟''

صلیب سے ، اس کے صلیب پر سے شروع کریں۔ توبہ کریں کلام پر ایمان لائیں۔ یہ وہی بات ہے جو بائبل مقدس کہتی ہے۔ پھر آپ کہیں گے ''اچھا ، مجھے کیا کرنا چاہیے؟''۔

170۔ کلام کی تال کی پیروی کرتے جائیں۔ اگر پہچانے جانے کے لیے توبہ پہلا کام ہے ، تو وہی کریں ، یہ آپ کا پہلا قدم ہے۔ اگلا قدم وہیں پر رکھیں جہاں کلام کہتا ہے ، اُس کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھتے جائیں۔

171۔ اگر آپ خدا کے سازینہ کا حصہ ہیں تو تال کو مت توڑیئے۔ کلام کی تال کو مت توڑیئے۔ یہ مت کہیئے ''ایسا کیوں ہوا ہے؟ میں نے کوشش کی تھی برادر برنہم ، اور جب انھوں نے مجھے خارج کر دیا تو پھر میں نے بھلا کیا کیا؟ میں موت کی آرزو کر رہا تھا''۔ ''کیوں'' مت کہیئے۔ وہ تال کو جانتا ہے ، اسے کیونکر تبدیل ہونا ہے ، کون سے مقام پر کیا ہونا چاہیے۔ اس لیے کہ سب کچھ تحریر شدہ ہے۔ وہ اس کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے۔ وہ تال سے واقف ہے۔ کیوں کا سوال مت کریں۔ فقط ایمان رکھیں۔

172۔ تاریخِ عالم میں خدا ہر زمانے کے لیے اپنے ٹھہرئے ہوئے کلام کے ساتھ آگے چلتا آیا ہے ، اور جب جب یہ برگزیدہ اور ظاہر کردہ لوگوں کے پاس آیا ہے ، تو اُس نے اپنی الٰہی قدرت کے ساتھ اس کی تال کو کبھی ٹوٹنے نہیں دیا۔ نوح کے دنوں میں موسیٰ کے دنوں میں ، ایلیاہ کے دنوں میں ، یوحنا کے دنوں میں ، داؤد کے دنوں میں یسوع کے دنوں میں ، آخر تک ، اس نے کلام کی تال کو قائم رکھا ہے ، اسے کبھی ٹوٹنے نہیں دیا۔ وہ تواریخ میں چلتا آیا ہے۔ اور برگزیدہ بیج جس نے اسے پہچان لیا اور ایمان لایا ، اس تال سے مل گیا۔

173۔ دوسرے لوگ کہتے ہیں ’’ ٹھیک ہے، لیکن کلیسیا کہتی ہے ......‘‘ اس کا اس سے کوئی کام نہیں۔آپ اس کام کے لیے پیدا نہیں ہوئے۔

174۔ آپ مسیح میں پیدا ہوئے ہیں تو آپ کلام میں پیدا ہوئے ہیں۔ مسیح کلام ہے۔ جی جناب۔ ہرایک اپنے زمانہ......

175۔ آپ کہیں گے ’’ ٹھیک ہے، برادر برنہم ، میں آپ کو بتانا چاہوں گا، مجھے آگے کچھ دکھائی نہیں دیتا‘‘۔

176۔ تو پھر اوپر دیکھئے۔خدا کا وعدہ ہے کہ اگر تم اوپر نگاہ کرو گے تو اس کو دیکھو گے، جو سلامتی ہے،امن ہے خدا کی سلامتی آپ پرٹھہرے گی۔

177۔ آپ کہتی ہیں ’’ تو پھر برادر برنہم ، دوسرے لوگ میرا مذاق کیوں اڑاتے ہیں؟ آپ جانتے ہیں کہ دوسرے لوگ میرا مضحکہ اڑاتے اور کہتے ہیں کہ میرے بال لمبے ہیں، میں عورتوں کے بیچ پرانی طرز کی ہوں‘‘۔مرد کہتے ہیں’’ چونکہ میں بائبل پر ایمان رکھتا ہوں اس لیے تم ہمارے ساتھ مزید رفاقت نہیں رکھ سکتے۔ہم تمہیں قبول نہیں کر سکتے، کیونکہ تم فلاں فلاں بات پر ایمان رکھتے ہو‘‘۔

178۔ اور آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ عین اسی طرح ہے جس طرح کلام میں تحریر ہے۔ خدا پابند ہے کہ وہ اس کے ساتھ کھڑا ہو۔ یقیناً ہے۔اس سے قطع نظر کہ وہ ہمارا کس قدر مذاق بناتے ہیں۔خدا غیور ہے۔ یادرکھئے ،اس کے کلام کے لئے تکلیفیں اٹھانے سے اس کے فضل کے لئے درد پیدا ہوتے ہیں۔ جب آپ اُس کے کلام کی خاطر اذیت اٹھاتے ہیں تو اس سے درد پیدا ہوتے ہیں۔

179۔ آپ جانتے ہیں کہ کسی دس یا بارہ سال کے بچے کو کس طرح درد ہوتا ہے۔وہ گھر آتا اور کہتا ہے’’ امی، میرے بازوؤں میں اور ٹانگوں میں درد ہے‘‘۔اس سے درد پیدا ہوتے ہیں۔اس سے نظر آتا ہے کہ اس کے اندر کچھ اچھے وٹامن ہیں۔وہ بڑا ہو رہا ہے۔

180۔ اور جب کوئی آپ کا مذاق اڑائے اور کہے’’ یہ عورت پرانے فیشن کی ہے۔اس آدمی کو

دیکھو، وہ ایسے ہے یا ویسے ہے......‘‘ فقط یاد رکھئے، اس سے درد پیدا ہوتے ہیں۔ یہ ایذا رسانیاں آپ کے لئے اچھی ہیں۔ ان سے درد پیدا ہوتے ہیں۔

181۔ جی ہاں، وہ ان دوراہوں اور چوراہوں کو ہماری راہ میں آنے دیتا ہے۔ اپنی خدمت کے لئے ہمیں کامل بنانے کی غرض سے وہ ہمیشہ ایسا کرتا ہے۔ وہ ان چیزوں کو واقع ہونے دیتا ہے۔ کیا آپ یہ سمجھ نہیں سکتے؟ وہ اس لئے ایسا کرتا ہے تاکہ جس مقصد کے لئے اس نے آپ کو بلا رکھا ہے، اس کے لئے آپ کو کامل کرے۔ اس سے آپ کے درد پیدا ہوتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ اس نے دانی ایل کے ساتھ اسی طرح کیا۔

182۔ اس نے عبرانی فرزندوں کو آگ کی بھٹی سے گزارا؟ آگ کی بھٹی نے فقط ان رسیوں کو جلایا جن سے ان کو باندھا گیا تھا۔ بھٹی نے صرف یہی کہا کہ جن رسیوں سے وہ بندھے ہوئے تھے ان کو کھول ڈالا۔

183۔ آزمائشیں بعض اوقات دنیا کے بندھنوں کو ہم پر سے اتارنے کے لئے، یا ہمیں دنیا میں سے نکالنے کے لئے آتی ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ سب سے پہلے آپ کو عقیدے سے نکالنے کی ضرورت ہو۔ جیسے کہ اگر کوئی شخص دریا میں ڈوب رہا ہو تو آدمی کو دریا سے باہر نکالنا ضروری ہوتا ہے اس سے پہلے کہ آدمی کو دریا کے اندر سے نکالا جائے۔ بعض اوقات خدا کو بھی اِسی طرح کرنا ہوتا ہے۔ پہلے وہ آپ کو اپنے درمیان سے باہر نکالیں گے، پھر دنیا کو آپ کے اندر سے نکالیں گے۔ پہلے آپ کو دنیا سے نکالنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ بڑھتے ہوئے درد کو بعض اوقات اِسی طرح کرتے ہیں۔ جی ہاں۔

184۔ خدا ہر نئے سال کے لیے وعدہ کئے ہوئے کلام کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔ وہ اِس سال کے لیے اُسی بات کو پورا کرنے کو کھڑا ہوگا۔ جس کا اُس نے اس سال کے لیے وعدہ کر رکھا ہے۔ چاہے یہ کچھ بھی ہو، میں مستقبل میں اُس کی مرضی کے مرکز پر ہی کھڑا ہونا چاہوں گا، جیسے اگلوں نے کیا تھا۔

185۔ جیسا کہ ابرہام جب چوراہے پر پہنچا تو وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کرے۔ خدا نے اُس سے کہا‘‘

میں تجھے بیٹا دوں گا‘‘۔اُس نے پچیس سال تک انتظار کیا۔ بالآخر بیٹا آ گیا، اور خدا نے کہا’’اب اس بیٹے کے وسیلے میں تجھے بہت سی قوموں کا باپ بناؤں گا۔ اِسے لے جا کر قربان کر دے‘‘۔اسے لے جا کر قربان کر دے، اُسی چیز کو فنا کر دے جس کے لیے اُس نے پچیس سال انتظار کیا۔’’اُسے لے جا کر قربان کر دے‘‘۔

186۔ ابرہام کبھی فکر مند نہیں ہوا۔اس سے اُسے کبھی پریشانی نہ ہوئی۔اُس نے کچھ لکڑیاں لیں اور اُنہیں ایک گدھے پر رکھا، اپنے بیٹے کو لیا اور اُسے قربان کرنے کے لیے پہاڑ کی چوٹی پر لے گیا، کیونکہ ابرہام جانتا تھا کہ اُس نے اُسے گویا مُردوں میں سے حاصل کیا تھا۔سارہ کی کوکھ مردہ تھی، اور وہ خود بھی بنجر تھا، اس لیے کوئی امید نہ تھی۔ابرہام کی عمر سو سال تھی اور سارہ نوے سال کی تھی۔اس لیے وہ وعدہ کئے ہوئے کلام سے پیدا ہوا تھا۔جس خدا نے اُس سے وعدہ کیا تھا، اس نے فرمایا تھا’’میں تجھے قوموں کا باپ بناؤں گا‘‘۔پچیس سال بعد، جب وہ سو سال کا ہو گیا، اُس کی بیوی کو بچہ ملا۔اگر خدا نے اُسے بیٹے کو قربان کرنے کو کہا تھا تو وہ اُسے زندہ کرنے کی قدرت بھی رکھتا تھا۔آمین۔

187۔ خدا کی تعریف ہو، بھائیو۔میں اچھا محسوس کر رہا ہوں۔میں مذہبی جوش محسوس کر رہا ہوں۔ میں بہت اچھا محسوس کر رہا ہوں۔میں ایک ہی بات جانتا ہوں کہ وہ اسے زندہ کرنے کی قدرت رکھتا تھا۔ہم اِس گھڑی کے لیے بے ملاوٹ کلامِ نیرّ پر کھڑے ہوں گے۔خدا ہمیں اٹھا کھڑا کرے گا جب یہ پشت روشن ستاروں کی مانند اس نسل کے مقابل آئے گی۔آمین۔

188۔ حیرت کی بات نہیں کہ یسوع نے کہا تھا کہ دکھن کی ملکہ عدالت کے روز اپنے زمانہ کے لوگوں کے ساتھ کھڑی ہو کر اس پشت کے لوگوں کو مجرم ٹھہرائے گی کیونکہ وہ دنیا کے کنارے سے سلیمان کی حکمت سننے کو آئی۔اور دیکھو، یہاں وہ ہے جو سلیمان سے بھی بڑا ہے۔غیر قوم کی ملکہ نے کس طرح روشنی کو پہچان لیا، اور ریگستانوں میں سے میلوں کا سفر کیا، اونٹوں پر تقریباً یہ تین مہینے کا سفر تھا، کہ سلیمان کی حکمت سن سکے، اور وہ اس روز کھڑے ہوں گے، جبکہ سلیمان محض اُس کا نمونہ، اُس کا مثیل تھا۔

189۔ اور پھر ہم ویسلی ،لوتھر،اور دیگر اشخاص ،اور ماضی کی تنظیموں کو دیکھتے ہیں، وہ سب اِسی کے ایسے نمونے اور علامات ہیں جو کچھ اب ہو رہا ہے،اور وہ سب اِس سے گذرے ہیں۔ بالکل ٹھیک۔

190۔ پس نئے سال کا تعین خدا کرتا ہے۔ اور آپ اُس کے ساتھ کھڑے رہنے کا پختہ ارادہ کریں۔ کلام جہاں چلنے کا کہے وہاں چلیں،جس طرح کہ ماضی میں برگزیدہ بیج نے جب کلام کو دیکھا تو ایسے ہی کیا۔ اُنہوں نے کِیا کیا؟ اگر وہ اگلے زمانوں میں برگزیدہ بیج تھے تو وہ چل کر اِس میں داخل ہو گئے ،اس لیے کہ یہ کبھی ناکام نہ ہونے والا کلام ہے۔ کتنے لوگوں کا ایمان ہے کہ یسوع مسیح کلام ہے؟

191۔ اگلے روز میں نے کسی تنظیم کے لوگوں کا پروگرام سنا۔ مسٹر ایچ ایم ایس رچرڈز نے کہا اُس نے اِس سال کے لیے ایک کتاب تحریر کی ہے۔ میں ایسے کسی انسان کے ساتھ عدم اتفاق کا اظہار کرنا نہیں چاہتا۔ وہ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ ہے،لیکن میں سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کی تعلیمات کے ساتھ کسی اختلاف کا اظہار کرنا نہیں چاہتا ، بلکہ میں یقیناً اُس شخص کو پسند کرتا ہوں۔ لیکن میں اُس سے مختلف رائے رکھتا ہوں۔ وہ نئے سال کے لیے ایم ایس رچرڈز کی کتاب ہو سکتی ہے۔

192۔ لیکن نئے سال کے لیے میری کتاب اور آپ کی کتاب پچھلے سال والی پرانی کتاب ہی ہے۔ یعنی بائبل مقدس، خدا کا کلام۔ جس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے اُس کے لیے اِسے زندہ بنائیں۔ جی جناب اور ہر آنے والے سال کے لیے اور ہر گزرے سال کے لیے وہ ابدی خدا ہے جو اپنے فرمودہ کلام میں ہو کر ہمیشہ زندہ رہتا ہے، جبکہ بائبل کی ہر سچائی جس کا اِس میں وعدہ کیا گیا تمام برسوں میں ظاہر ہوتی رہی ہے۔

193۔ خدا نے فرمایا تھا کہ وہ دنیا کو پانی کے ساتھ تباہ کرے گا، اور اُس نے نوح کے وسیلے اس کو ظاہر کیا۔

194۔ اُس نے وعدہ کر رکھا تھا کہ وہ بنی اسرائیل کے لیے ایک چھڑانے والا بھیجے گا، جبکہ وہ چار سو سال تک مصر میں پردیسی رہیں گے۔ اُس نے بعین اِسی طرح کیا۔

195۔ اُس نے قسم کھائی تھی کہ وہ داؤد کو کس طرح کھڑا کرے گا، اور مسیح اُس کی نسل سے ہوگا، مسیح داؤد کے وسیلے آئے گا، اور جس طرح اُس نے یہ قسم کھائی تھی، اُس نے بالکل اُسی طرح کیا۔

196۔ اُس نے وعدہ کر رکھا تھا کہ وہ یسوع مسیح کی آمد سے پہلے یوحنا بپتسمہ دینے والے کو بھیجے گا۔ اُس نے بالکل اِسی طرح کیا۔ اُس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ مسیح کو بھیجے گا۔ اور اُس نے اِسی طرح کیا۔

197۔ اُس نے فرما رکھا تھا کہ دنیا تنظیموں کا ایک گروہ بنا کر اُسے ایک نظام کی شکل دے گی، یہ ایک طاقت ہوگی، جسے حیوان کہا گیا ہے، اور اس کی نشست سات پہاڑوں پر ہوگی۔ اور بعینِ اِسی طرح ہوا ہے۔

198۔ کلیسیا کس طرح اُنہیں ایذا پہنچائے گی اور موت کے گھاٹ اتارے گی۔ اور انہوں نے اسی طرح کیا۔

199۔ وہ اصلاح کے ادوار میں کس طرح نمودار ہوں گے اور بعین اُسی طرح جس طرح ہر زمانہ کے لیے وعدہ کیا۔

200۔ اُس نے آج کے زمانہ کے لیے بھی وعدہ کیا اور آج وہ یہاں موجود ہے، اور اُس کلام کو زندہ بنا رہا ہے، اُسی طرح جیسے اُس نے ابتدا میں کیا تھا۔ یقیناً ایسا ہی ہے۔

201۔ اور جب ہر وعدہ پورا ہو جائے گا، تو موت فتح کا لقمہ ہو جائے گی، اور یسوع مسیح آ جائے گا۔ اور جب آخری ظاہر ہو جائے گا، تو زمین پر ہمیشہ کا امن اور ابدی سلامتی آ جائے گی۔ زمین پر ابدی سلامتی و امن قائم ہو جائے گا۔

202۔ جب یسوع سلامتی کا شہزادہ آیا تھا تو امن قائم کیوں ہوا؟ کیونکہ اُس کے زمانہ میں سارا کلام پورا نہیں ہوا تھا۔ وہ اِسے اب پورا کر رہا ہے۔ لیکن اُس کا وعدہ کیا ہوا تمام کلام جو کہ خدا کا ذہن ہے۔

203۔ ''کلمہ'' ظاہر کیا ہوا خیال ہوتا ہے۔ خدا نے اِسے سوچا، اپنے نبیوں کے وسیلے اس کا اظہار کیا، اور اب اس کو پورا ہونا ہے۔ اور جب اُس نے یہ سب کچھ ہمیں پہلے سے بتا دیا۔ اس لیے ہم

خطائیں نہیں کریں گے،اور اندھیرے میں چلنے کی فاش غلطی کا ارتکاب نہیں کریں گے، پھر ہم اِسے پورا ہوتا دیکھیں گے......

204۔ اُس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ مسیح کو دوبارہ بھیجے گا۔اور جب ایسا ہوگا،اور مسیح دوبارہ آئے گا تو ابدی امن برپا ہوگا۔

205۔ عزیزو،غور سے سنئے جبکہ ہم پیغام ختم کرنے والے ہیں۔ یاد رکھئے ، بائبل مقدس تمام حکمت کا سرچشمہ ہے۔ یہ کسی ڈاکٹر پی ایچ ڈی،ایل ایل ڈی سے نہیں ملتی۔ یہ خدا کے کلام سے ملتی ہے۔

206۔ اُس روز سینکڑوں کی تعداد میں علم الٰہیات کے ڈاکٹر بیٹھے ہوئے تھے،لیکن ایک بارہ سال کے بچے نے اُنہیں مات دے دی،اس لیے کہ وہ کلام تھا۔اُس چھوٹے سے لڑکے کے پاس کوئی تعلیم نہ تھی،تو بھی وہ کلام تھا۔چونکہ وہ اُس زمانہ کے لیے قرار دیا ہوا تھا۔اس لیے وہ اُس کلام کو ظہور میں لا رہا تھا۔کلام اُس کے اندر تھا۔ایسا ہونا ضرور تھا۔تعجب کی بات نہیں کہ اُس نے جو کہا وہ واقع ہوا۔اس لیے کہ وہ کلام تھا۔کیا آپ سمجھ گئے؟ جتنے لوگ سمجھ گئے ہیں۔ بولیں ’’آمین‘‘[جماعت کہتی ہے ’’آمین‘‘۔ایڈیٹر]۔وہ کلام تھا۔

207۔ یاد رکھئے ، بائبل مقدس صرف ایک سال کی کتاب نہیں ہے جسے کسی آدمی نے تحریر کیا ہو۔’’ہر ایک آدمی کا کلام جھوٹا ٹھہرے مگر خدا کا کلام سچا ٹھہرے‘‘۔

208۔ تمام مسالک و مذاہب بے ہنگم انبار سا بن جاتے ہیں جب انسانوں کے جھنڈ اس میں شامل کردیئے جائیں۔خدا ایسے گروہوں کے ساتھ کبھی کام نہیں کرتا۔اگر یسوع آج آجائے تو کیا وہ میتھوڈسٹ،بپٹسٹ ،ایڈونٹسٹ ، یہواہ وٹنس، مسیحی سائنس،پنتی کاسٹل، پرسبٹیرین میں سے کسی کے ساتھ کھڑا ہوگا؟نہیں جناب۔وہ یقیناً ایسا نہیں کرے گا۔

209۔ یہ آپ کا اور خدا کا شخصی تعلق ہے۔کوئی بھی دو شخص ایسے نہیں جو ایک جیسے دکھائی دے سکتے

ہوں، دوانگوٹھے، ایک جیسے نہیں ہوتے۔ خدا شخصی حیثیت سے آپ کو لیتا ہے۔ اب، آپ کس طرح معلوم کریں گے کہ کوئی درست ہے یا نہیں؟ پلٹ کر دیکھئے کہ وہ کلام کے ساتھ ہے یا نہیں۔ اگر وہ کلام کے ساتھ ہے تو خدا اُس کے ساتھ کام کر رہا ہے، اگر وہ کلام کے ساتھ نہیں، تو پھر کوئی اور اُس کے کام کر رہا ہے۔ سمجھ گئے؟ یہ سچ ہے۔

210۔ یاد رکھئے، بائبل مقدس تمام حکمت کا سرچشمہ ہے اور مستقبل کی تمام امیدیں اِسی کے اندر موجود ہیں۔ آپ کے لیے سلامتی ہے، خدا کی سلامتی ہے۔

211۔ ایک بار ایک کہانی سنائی گئی تھی، کہ ایک چھوٹے بچے کا باپ اس وقت وفات پا گیا جب بچہ ابھی بہت کمسن تھا۔ وہ دس یا بارہ سال کا ہوگا۔ اُس کا ایک اور بھائی بھی تھا جس کا نام جان تھا۔ ایک دن وہ اپنے بھائی کے پاس گیا جو اُس سے کئی سال بڑا تھا، اور اُس سے کہنے لگا ''جان بھائی، کیا تمہیں ڈیڈی یاد ہیں؟''

وہ بولا ''ہاں''۔

اُس نے پوچھا ''وہ کس طرح کے تھے؟''

212۔ اُس نے بتایا ''ہاں وہ دراز قد تھے، بڑی بہترین شخصیت تھے۔ وہ ہماری والدہ کے ساتھ بہت اچھا برتاؤ کرتے تھے۔ وہ مجھ پر بہت شفقت کرتے تھے، وہ ہر کسی پر بہت مہربان تھے''۔

چھوٹے نے پوچھا ''جان، کیا تم ان کے بارے میں بس اتنا ہی جانتے ہو؟''

213۔ اُس نے کہا ''ہاں'' ہنری، میں تمہیں بتاتا ہوں۔ سب کہتے ہیں کہ میں اُن کے جیسا دکھائی دیتا ہوں۔ سب کا یہی کہنا ہے کہ میری فطرت اُن ہی کے جیسی ہے''۔

214۔ چھوٹا بولا ''اوہ، یہ اچھی بات ہے۔ میں یہی جاننا چاہتا تھا''۔ اُس نے کہا ''جب تم کو دیکھتا ہوں تو اپنے ڈیڈی کو دیکھتا ہوں''۔

215۔ یہ بات ہے۔ جب دُنیا یسوع مسیح کو دیکھنا چاہے، اُسے آپ کے اندر سے نظر آنا چاہیے۔ جب یہ کلام جو آج کے زمانہ کے لیے لکھا گیا ہے......

216۔ آپ یسوع کو داؤد کے اندر کہاں پر دیکھتے ہیں؟ جب کلام اُس کے وسیلے ظاہر کیا گیا۔
217۔ آپ ایلیاہ کے اندر مسیح کو کب دیکھتے ہیں؟ جب وہ آتشی رتھ میں سوار ہو کر آسمان کی طرف چلا گیا، کیا آپ اُس وقت یسوع کو ایلیاہ کے اندر دیکھتے ہیں؟ اس لیے کہ کلام پورا ہوتا نظر آیا۔
218۔ آپ اسے موسیٰ کے اندر کیونکر دیکھتے ہیں؟ یسوع موسیٰ کے اندر تھا۔ بائبل اس طرح کہتی ہے۔ سمجھ گئے؟ یہ سچ ہے وہ جلتی ہوئی جھاڑی تھا جو بیابان میں موسیٰ کے ساتھ رہی۔
219۔ لوگ یسوع مسیح کو کس طرح دیکھ پاتے ہیں؟ جب وہ یسوع کو آپ کے اندر دیکھتے ہیں۔ اُس نے فرمایا تھا ''جو کام میں کرتا ہوں تم بھی کرو گے، بلکہ اِن سے بھی بڑے کام کرو گے، کیونکہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں''۔ کیا یہ سچ ہے؟ یہی طریقہ ہے جس سے لوگ اُسے جان پاتے ہیں۔
220۔ اس وجہ سے نہیں کہ وحدانیت کے ماننے والے پنتی کاسٹل دو اقنوم ماننے والے پنتی کاسٹلوں سے افضل ہیں، یا دو اقنوم ماننے والے پنتی کاسٹل تین اقنوم ماننے والے پنتی کاسٹلوں سے بڑھ کر ہیں، یا کچھ بھی آپ کے پاس ہے، نہ اس لیے کہ میتھوڈسٹ بپٹسٹوں سے افضل ہیں، یا جنوب کے بپٹسٹ اس سال تمام بپٹسٹ اس سال تمام بپٹسٹ یا پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں میں سے اوّل انعام لے جائیں گے۔ یا وہ اس سال گنتی کے اعتبار سے زیادہ ارکان حاصل کر لیں گے۔ اس سے کوئی بھی فرق نہیں پڑتا۔ خدا آپ کو تعداد سے نہیں جانتا۔ غیر قومیں تعداد میں آپ سے کبھی بھی زیادہ ہو سکتی ہیں۔ کیتھولک آپ سب سے زیادہ ہیں۔ اور مذاہب بھی بہت ہیں۔ سمجھے؟
221۔ آپ کو اس وقت جانا جاتا ہے جب یسوع مسیح اپنی زندگی اور اس دور کے موعودہ کلام کے اظہار کے ساتھ آپ کے اندر رہتا ہے۔
222۔ اب، جو کلام موسیٰ میں سے منعکس ہوا تھا۔ وہ ایلیاہ میں سے منعکس نہیں ہو سکتا تھا، اس لیے کہ اور دن تھا۔ اسی طرح جو کلام نوح میں سے منعکس ہوا تھا وہ موسیٰ میں سے نہیں ہو سکتا تھا، کیونکہ نوح نے کشتی بنائی تھی۔ موسیٰ نے لوگوں کی راہنمائی کی، بالکل اُسی طرح جیسے وعدہ کیا گیا تھا۔ جو

روشنی کسی ایک کے وسیلے منعکس ہوئی، دوسرے کے وسیلے نہیں ہوئی۔مگر پہلے نے بعد والے کی خبر دی۔

223۔ تمام نیا عہد نامہ اس گھڑی کی بابت بولتا ہے۔یسوع مسیح نے اس گھڑی کی بابت کلام کیا تھا۔تو پھر یہ کون ہوسکتا ہے، کیا کوئی انسان؟ یہ یسوع مسیح، ابن خدا کا ظہور ہے، جواُس کلام پر روشنی ڈال رہا ہے جس کا اُس نے آج کے دن کے لیے وعدہ کیا تھا۔

224۔ جب لوگ آپ کو مسیح کی مانند زندگی گزارتے دیکھیں گے، جب وہ آپ کے کردار کو دیکھیں گے، جب وہ دیکھیں گے کہ آپ کا کلام پر عمل بالکل اُسی جیسا ہے، کلام ظاہر ہو رہا ہے، تو پھر لوگ یسوع مسیح کو ہی دیکھ رہے ہوں گے۔پھر اُن کو اِدھر اُدھر نگاہیں دوڑانا اور یہ کہنا نہیں پڑے گا''یہ عقیدہ کیا سکھاتا ہے، وہ عقیدہ کیا سکھاتا ہے؟'' جب وہ آپ کو دیکھیں گے تو اُن کو معلوم ہو جائے گا کہ خدا کیا ہے۔

225۔ شالوم، خدا کی سلامتی آپ پر منور ہو! جب آپ اس زمانہ میں خدا کے کلام کو پوری طرح ظاہر ہوتے دیکھ رہے ہیں، اور اس پر ایمان لائے ہیں، تو آپ پر سلامتی ہو۔

226۔ اُسے روبرو رکھتے ہوئے نئے سال کا سامنا کریں، جیسا کہ داؤد نے کہا تھا''میں نے ہمیشہ اُسے اپنے سامنے رکھا ہے۔کیونکہ وہ میرے دہنے ہاتھ ہے، اس لیے مجھے جنبش نہ ہوگی''۔اگر اس سال آپ کا سامنا موت سے ہو جائے، تو اِس سے کیا فرق پڑے گا؟ خدا کا وعدہ ہے کہ وہ آپ کو زندہ کرے گا۔اگر کوئی حادثہ آپ کی جان لے لے، تو اس سے کیا فرق پڑے گا؟ آپ کے اندر ہمیشہ کی زندگی ہے،''میں اُسے آخری دن پھر اٹھا کھڑا کروں گا''۔آمین۔کچھ بھی ہو جائے، تو کیا ہوگا؟ اس سے فرق نہیں پڑتا کہ یہ کیا ہے، کیونکہ جو مسیح میں ہیں انہیں کوئی مسیح یسوع کی محبت سے جدا نہیں کرسکتا اور مسیح کلام ہے۔آپ کی سلامتی ہو۔

227۔ آیئے اپنے سروں کو جھکائیں۔اب چند لمحوں کے لیے ہر کوئی اپنا سر جھکا کر رکھے۔خدا سلامتی ہے۔

228۔ ’’بہت بڑی......‘‘ ’’جیسا نوح کے دنوں میں ہوا کہ لوگ کھاتے پیتے، بیاہ شادیاں کرتے ،کسی رینو، نیواڈا، اور سرخ بتی کی تمام دُنیا میں کسی سے شادی رچاتے تھے، ویسا ہی ابنِ آدم کے آنے پر بھی ہوگا‘‘۔

229۔ جیسا سدوم کے دنوں میں ہوا، خدا ایک آدمی کی صورت میں ظاہر ہوا جسے ابرہام نے الوہیم کہا، جو سب کچھ ہے، اس نے وہاں موجود ہوکر گوشت کھایا، دودھ پیا، روٹی کھائی، اور وہ یہ بھی بتا سکتا تھا کہ اُس کے پیچھے خیمہ میں بیٹھی سارہ کیا سوچ رہی تھی، اور اُس نے فرمایا کہ ابن آدم کی آمد پر وہ پھر آئے گا۔ ’’تھوڑی دیر باقی ہے کہ دنیا مجھے پھر نہ دیکھے گی، مگر تم دیکھتے رہو گے، کیونکہ میں دنیا کے آخر تک تمہارے ساتھ بلکہ تمہارے اندر رہوں گا‘‘۔

230۔ یہودی اپنے ملک میں واپس آرہے ہیں، جو باتیں آج واقع ہو رہی ہیں، مجھے نصف راستے میں روک لیں گی کہ میں آپ کو بتا سکوں کہ کیا واقع ہو رہا ہے، مگر ہم یہ دیکھ رہے ہیں۔ یہ کیا ہے؟ کلام عیاں ہوا ہے۔

231۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ جب عبرانیوں نے موعودہ کلام کو ظاہر ہوتے دیکھا تو کِیا کیا؟ وہ ملک چھوڑنے کے لیے تیار ہو گئے۔

232۔ عزیزو، اگر آپ آج تیار نہیں ہیں، تو ابھی اِس سال کو شروع کریں، خدا کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دیں اس کا آغاز کریں، خدا کے کلام کو دل میں لیتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے آغاز کریں کہ’’ خداوند یسوع، میں تیرے سازینہ کے اُس حصہ کا نہیں تو میں اس وقت بھی کھڑا رہوں گا تا کہ میری وجہ سے تیرا سازینہ گڈ مڈ ہونے نہ پائے۔ میں تیرے کلام کے ساتھ کھڑا رہوں گا، چاہے یہ کچھ بھی ہو۔ میں ٹھیک اس پر کھڑا رہوں گا۔ اور جب موت میرے دروازے پر دستک دے، تو یہ سازینہ کا حصہ ہو اور میں جانتا ہوں کہ جیسے یقینی طور پر موت میرے دروازے پر دستک دے گی، مُردوں کی قیامت بھی انہی دنوں میں سے کسی روز دستک دے گی اور تو مجھے دوبارہ اٹھا کھڑا کرے گا۔ یہ تیرے سازینہ کا حصہ ہے۔ خداوند، آج مجھے اس کا حصہ بنا دے، کیا تو ایسا کریگا؟‘‘

233۔ کتنے لوگ اس قسم کو لینا چاہیں گے، اور کہیں گے'' برادر برنہم ،اس سال کو شروع کرتے ہوئے، اس عبادت کا آغاز کرتے ہوئے، میں عین اس وقت خدا سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں کھڑا ہو رہا ہوں، اور اُس کے موعودہ کلام کے ساتھ کھڑا رہنے میں اور اسے اپنے عظیم سازینہ میں لگا دے، یعنی اُس گروہ میں شامل کرلے جسے وہ آخری دن زندہ کرے گا۔ بھائی برنہم میں اپنا ہاتھ اٹھاتا ہوں، آپ کی طرف نہیں بلکہ خدا کی طرف۔ مجھے دعا میں یاد رکھئے گا'' خدا آپ میں سے ہر ایک کو برکت دے۔ خداوند آپ کو برکت دے۔ میرے ہاتھ بھی اٹھے ہوئے ہیں۔

234۔ خداوند مجھے لے لے۔ بخش دے خداوند، کہ میں یہوداہ کی طرح اپنی سوچ استعمال نہ کروں، چند ڈالروں پر، دنیا کے کسی فیشن پر، یا کوئی میری پشت پر تھپکی دے کر کہے'' اوہ، برادر برنہم ، یہ ہے...... '' نہیں، نہیں۔ میرے خدا، میرے ساتھ کبھی ایسا نہ ہونے دینا۔ میں خداوند کی خاطر رد کئے ہوئے چند لوگوں کے ساتھ کھڑے رہنا پسند کروں گا۔ میں کسی انسان کا بھائی بنوں گا، اور خداوند، جو کچھ مجھ سے ممکن ہو سکا کروں گا، اور اپنے پورے دل سے لوگوں سے پیار کروں گا۔ لیکن خداوند، مجھے کبھی اس کلام سے ہٹنے نہ دینا۔ میں آخری دن زندہ ہو کر اٹھنا چاہتا ہوں۔ اور صرف وہی جو اس عظیم سازینہ میں شامل ہیں، خداوند جس طرح کہ آج سہ پہر میں نے بیان کرنے کی کوشش کی ہے، کہ جو موسیقی کی دستاویز کے آخر تک پہنچیں گے، جب مُردوں کی قیامت برپا ہوگی، جب تمام فرشتگان تالیاں بجا رہے ہوں گے، اور مقدسین اندر داخل ہو رہے ہوں گے۔ یہی وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اس ڈرامہ میں کردار ادا کیا ہوگا۔

235۔ ہم جانتے ہیں کہ کسی ڈرامہ میں اداکار ماسک بدلتے رہتے ہیں، وہ کبھی کوئی کام کرتے ہیں اور کبھی کوئی، اور تو نے بھی ایسا ہی کیا ہے، خداوند تو نے روح سے، خدا سے، عظیم یہوواہ سے ماسک تبدیل کیا اور ایک انسان بن کر ظاہر ہوا، تو نے اپنی ذات کو تبدیل کیا، تو نے خود کو بدلا۔ تو نے اپنا خیمہ تیار کیا۔ تو خدا انسان بنا تاکہ مر کر انسان کو نجات بخشے۔ تو نے اپنا ماسک تبدیل کیا۔

236۔ تو نے ایک بار پھر خود کو بدلا ہے اور اُن لوگوں میں ظاہر کیا ہے جو ایمان لائیں گے اور

تیرے تحریر کیئے ہوئے کلام کے مطابق عمل کریں گے۔ مبارک ہیں وہ آنکھیں جو یہ دیکھتی ہیں، مبارک ہیں وہ دل جو اِسے قبول کرتے ہیں، مبارک ہیں وہ کان جو یہ سنتے ہیں، کیونکہ جب سازینہ اختتام پذیر ہوگا تو مردوں کی قیامت برپا ہوگی۔ اے خدا، بخش دے کہ ہم سب اس میں موجود ہوں، کیا تو ایسا کرے گا؟

237۔ اِس چھوٹے گلے کو برکت دے۔ باپ، اس طرح بیان کرتے ہوئے ہم جانتے ہیں کہ یہ ٹیپ پوری دنیا میں جاتے ہیں۔ اور یہاں فینکس میں ان بہترین لوگوں کا، ان روبرو بیٹھے سامعین کا یہ چھوٹا سا گروہ آج یہاں بیٹھا ہے۔ اے خدا، گذشتہ پندرہ سال سے میں یہاں منادی اور سخت ملامت کررہا ہوں، مگر تو جانتا ہے کہ اس کا سبب ''محبت'' ہے۔ محبت اعتدال لاتی ہے۔ محبت ملامت کرتی ہے۔ محبت انضباط پیدا کرتی ہے۔

238۔ اے، خدا بخش دے کہ اِس ہفتہ کے دوران میں خود کو اِن لوگوں میں شامل کروں، اور خداوند ،تو ہمیں اپنے کلام کے نظم وضبط میں لائے۔ ہم دیکھ سکیں کہ تو بیماروں اور کمزوروں کو اٹھا کھڑا کرے، اندھوں کی آنکھیں کھلیں اور عظیم روح القدس اِس کمرے میں نمودار ہو۔ ہر خادم اور کلیسیا میں آگ بھڑک اٹھے۔ اِن تاجروں کی آنے والی کنونشن میں ہر ایک کاروباری کی زندگی میں خدا کی خاطر آگ بھڑک اٹھے۔ خداوند، یہ بخش دے۔ ہم نہیں جانتے کہ اِس ضمن میں ہمیں کیا کرنا چاہیے، ماسوائے اس کے کہ ہم درخواست کریں اور ایمان رکھیں کہ یہ وقوع میں آئے گا۔ ہم اپنے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے خود کو تیرے سپرد کرتے ہیں۔ ہم اپنے قدموں پر کھڑے ہوں۔

239۔ میری تقریر اور تلفظ کمزور ہوتا ہے، لیکن میں یہ اس لیے بیان کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں اِسے اپنی ذمہ داری محسوس کرتا ہوں۔ یہاں کتنے لوگ ہیں جو یہ سمجھ گئے ہیں کہ خدا کے سازینہ سے میرا کیا مطلب تھا؟ اپنے ہاتھ بلند کیجیے۔ شکریہ۔ بہت اچھے۔ کیا آپ اس پر ایمان رکھتے ہیں؟ [جماعت جواب دیتی ہے ''آمین''۔ ایڈیٹر]

240۔ یہ ایک سازینہ ہے۔ سمجھ گئے؟ اس کے نقاطِ اتصال آتے ہیں، اور ہر کوئی حیران ہو جاتا

ہے۔ میں اِسے نقطہ اتصال کہتا ہوں۔ میں موسیقی کو نہیں جانتا، اگر کوئی موسیقار یہاں موجود ہو تو میری گستاخی مجھے معاف کیجئے گا۔ وہ ساز بجا رہے ہوتے ہیں اور اس پر کسی کو اداکاری کرنا ہوتی ہے۔ یہ بہت مدھم ہو جاتا ہے، آپ حیران ہوتے ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے لیکن اگر آپ اسکی تال میں شامل ہو جائیں، تو پھر آپ کو اس کی سمجھ ہوگی۔ خدا کو سمجھنے کا یہی ایک طریقہ ہے، کہ اس کی تال شامل ہوں۔

241۔ ''یہ کیا؟ میں ایسا کیونکر کروں گا؟ برادر برنہم، میں بطور میتھوڈسٹ، بپٹسٹ، یا پنتی کاسٹل بالکل درست ہوں''۔ یہ تال نہیں ہے۔

242۔ تال خدا ہے۔ خدا کلام ہے۔ کلام خدا ہے۔ خدا کی تال اُس کے کلام کے تابع ہے۔ جب آپ کلام کی پیروی کرتے ہیں، تو وہ آپ کے لیے درست تال بجاتا ہے، اور آپ کو اپنا مقام مل جاتا ہے۔ جب جب یہ مدھم یا بلند ہوتا ہے، یا جو کچھ بھی ہوتا ہے، آپ ان تمام اقدامات سے آگاہ ہوتے ہیں۔

243۔ بعض اوقات آپ کہتے ہیں ''دل کے دورے اور آزمائشیں...... ''کیا خدا نے کہا نہیں تھا''۔ سب چیزیں مل کر خدا سے محبت رکھنے والوں کے لیے بھلائی پیدا کرتی ہیں، جبکہ میں اپنا سازینہ بجا رہا ہوں؟'' اور آپ دیکھتے ہیں کہ آپ بیمار ہو جاتے ہیں۔ پیٹے جاتے ہیں، ستائے جاتے ہیں، ٹھٹھوں میں اڑائے جاتے ہیں۔ یاد رکھئے، یہ سازینہ کا ایک حصہ ہے جو اسی طرح ادا ہوتا ہے۔ اگر یہ اس طرح نہیں ہوتا، تو پھر سازینہ سُر سے باہر ہوتا ہے۔

244۔ عظیم موسیقار پوری طرح جانتا ہے کہ اِس کے اندر کیا ہے۔ وہ اس سے آگاہ ہے۔ وہ آپ کو ابتدا ہی سے جانتا تھا۔ اُس نے بنائے عالم سے پہلے ہی آپ کا نام برّہ کی کتاب حیات میں لکھ دیا۔ کیا آپ اِس پر ایمان رکھتے ہیں؟ وہ جانتا ہے کہ آپ کیا کرنے کے لیے مقرر ہیں۔ اس سے قطع نظر کہ یہ کس قدر مدھم سنائی دیتا ہے، کس قدر تاریک دکھائی دیتا ہے، اِسے اسی طرح سے پورا ہونا ہے۔

245۔ مگر یاد رکھیئے، اگر یہ عین موت کے سایوں کی لپیٹ میں آجائے" میں قیامت اور زندگی ہوں میں اسے دوبارہ اٹھا کھڑا کروں گا"۔اور جب ہدایتکار اعظم نیچے آئے گا، اور اپنی چھڑی کو نیچے کی طرف حرکت دے گا، تو پھر مزید کوئی وقت نہ ہوگا۔ جب مکاشفہ 10 باب 7 آیت کا فرشتہ اپنا ایک پاؤں خشکی پر اور دوسرا پاؤں سمندر پر رکھے گا، جس کے سر پر دھنک ہوگی اور وہ قسم کھائے گا، پھر مزید کوئی وقت نہیں ہوگا۔ جب وہ وقت آئے گا تو آپ مردوں میں سے جی اٹھیں گے۔ جب کہ باقی مردے پڑے رہیں گے، آپ بادشاہی میں داخل ہو جائیں گے۔

246۔ سازینہ کے اندر ٹھہرے رہیں۔ خدا کے کلام کے اندر ٹھہرے رہیں۔ خواہ یہ کیسا ہی سخت ہو، جہاں پر خدا سازینہ بجا رہا ہے، ٹھیک وہیں کھڑے رہیں۔

247۔ بعض اوقات خدا تکلیفوں کو آپ کے بندھن توڑنے اور آپ کو آزاد کرنے کے لیے آنے دیتا ہے۔ وہ ایسا کرتا ہے۔ آپ کہتے ہیں" میں نہیں جانتا کہ میں کیا کروں"۔ خدا جانتا ہے۔ یہ کیا فرق ہے؟ آپ صرف ایک کردار ادا کر رہے ہیں۔ اور وہ ہے جس نے آپ کو اپنے ہاتھ میں رکھا ہوتا ہے۔ وہ آپ کو ہدایت دیتا ہے۔

248۔ یاد رکھیئے، یہ سب کام اشارات میں کیا جاتا ہے۔ جب ہمیں یہ دیکھنا ہو کہ ہم کون سے وقت میں ہیں تو ہم دیکھیں گے کہ ہم کون سے نشان کے ساتھ رہ رہے ہیں، پس ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ آج سازینہ کیا کر رہا ہے۔ یہ علیحدگی کا وقت ہوتا ہے، روشنی کو تاریکی سے نکالنے کا وقت ہوتا ہے۔

249۔ آیئے مل کر کہیں تاکہ آپ بھول نہ جائیں، کیونکہ میں محسوس کر رہا ہوں کہ ہمیں یہ کہنا چاہیے [برادر برنہم اور جماعت بیک آواز کہتے ہیں۔ ایڈیٹر]۔" روشنی کو تاریکی سے باہر لانا ہے"۔ آیئے دوبارہ کہیں" روشنی کو تاریکی سے باہر لانا ہے"۔

250۔ یہ خدا کا سازینہ ہے۔ وہ اِسے آسمانوں پر دکھا رہا ہے۔ اُس نے اِسے تختہ سیاہ پر دکھایا۔ اُس نے اِسے خود کر کے دکھایا۔ اُس نے اپنے کلام میں اس کا وعدہ کر رکھا ہے۔ ہم اِسے ظاہر ہوتا

دیکھ رہے ہیں۔وہ گیہوں کو بھوسے سے جدا کر رہا ہے۔وہ روشنی کو تاریکی سے جدا کر رہا ہے۔

251۔ کیا آپ پورے دل سے اس پر ایمان رکھتے ہیں؟[جماعت جواب دیتی ہے'' آمین۔ ایڈیٹر]۔تو آیئے اپنا پسندیدہ گیت گائیں۔

252۔ میں ایک منٹ کے لیے پاسبان بھائیوں سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ بھائیو، خدا آپ کو برکت بخشے۔اپنی عبادات برخاست کر کے اپنی جماعت کو یہاں لے کر آنے کا شکریہ۔ میں یقیناً ایسے تمام خادمین کا مشکور ہوں۔میں صرف یہاں......

253۔ مجھے کہنے دیجئے، بھائیو یہاں میتھوڈسٹ، بپٹسٹ، پرسبٹیرین سب موجود ہوں گے۔کیا آپ نے سنا کہ میں جیسے آپ سے بات کرتا ہوں ویسے ہی پنتی کاسٹلوں سے بھی کرتا ہوں؟ بالکل ایک ہی طرح۔سمجھ گئے؟

254۔ اگر میں پوری طرح کسی شخص سے اتفاق نہ کر سکوں، اور پھر بھی اُسی سے محبت کروں...... اس لیے کہ اگر میں اُس کے ساتھ اتفاق نہیں کرتا محض اختلاف کے لیے، تو میں ریا کار ہوں گا۔میں یہاں کھڑا ہونے کے لائق نہیں۔لیکن اگر میں رفاقت اور محبت اور مفاہمت کے لیے اس سے اتفاق نہیں کرتا، تو پھر مسئلہ نہیں ہے کہ وہ کیا کرتا ہے، وہ پھر بھی میرا بیش قیمت بھائی ہے۔میں اُس کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔جی ہاں یقینی طور پر۔ یہ بالکل سچ ہے۔اگر میرے دل میں ایسا نہیں ہے، تو خدا مجھے اس پُلپٹ سے ہٹا دے، میں یہاں کھڑا ہونے کے لائق نہیں ہوں۔یہ سچ ہے۔میں یہ محبت کے اور اُس چیز کے باعث کہہ رہا ہوں جسے میں آتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔اور خدا نے مجھے اب تک اس میں غلطی نہیں کرنے دی، کیونکہ یہ ہمیشہ خدا کا کلام ہوتا ہے۔پس خدا آپ کو برکت دے۔

255۔ آیئے اب اپنے سروں کو تھوڑی دیر کے لیے جھکائیں اور یہ پیارا اور پرانا گیت گائیں جسے ہم اکثر گاتے ہیں'' مجھے اس سے محبت ہے، مجھے اُس سے محبت ہے''۔اگر پیانو بجانے والا، یا کوئی اور ساز بجانے والا ہے تو ہمارے ساتھ ذرا سُر بجائے۔ٹھیک مجھے اُس سے محبت ہے، مجھے اُس سے محبت ہے۔

کیونکہ اُس نے مجھ سے محبت کی اور

کلوری کی سولی پر، میری نجات خرید لی۔

256۔ میرا خیال ہے کہ اب انھوں نے ریکارڈنگ روک دی ہے۔ دیکھئے، یہ ٹیپ پوری دُنیا میں جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆